لیهلک من هلک عن بینة و یحیی من حی عن بینة

الحمد لله والمنة لله که درین زمان نسخهٔ متبرکه المسمی

هدایة البلید
فی ردّ التقلید

مؤلفہ مولوی محمد حسین صاحب نے ہزاروی تلمیذ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی کے

بتصحیح سدید و سعی جدید و تنقیح شدید و کوشش ہای مزید

سنہ ۱۳۰۸

در مطبع منشی فخر الدین واقع لاهور بطبع گردید

مصدرہا ہزار بدعتین سنت کے مقابل
طرفہ ہے مگر اور کہ ان چیزونکے نسبت
حجت ہے اوسکے واضعہ نزدیک خدا کے
احکام پیغمبر سے خدا یا وہ عدل تھا
قرآن سے احکامونکی حضرت کی حدیثین
اخبار نبی جملہ اگر غور سے دیکھو
کو گلشن اخبار کہا خار وخس ہوا ایسے
وہ علم جو مشکوۃ نبی سے ہو ماخوذ
اہل ہوا کے واسطے ارا ہوی چمن
اب لوگونکے احوال مین تبدیل پڑی ہے
لاکھون پہسے تقلید کے دار عضال مین
تقلید کے گرداب مین ایسے یہ پہسے ہین
ہر ایک مقلد کو اگر غور سے دیکھو
مانند عجل سامری کے حُبِّ تقلید
غالی ہے وہ اس عصر مین جانی ہی سے
اس قسم کے غلو کے مثل یاد ہے رکھو
مثل شمار ریگ بیابان کے لعنت
مرد خدا خدا سے ڈر دیکھ تو ہے ذرا
ارسال وقف وادراس کے روایت
اپنی قیاس پر ہے مقدم کرے اسکو
جب اصل ہو موجود تو فرعون کی ضرورت
جاہل ہین انصاف کے احناف سے حضرت
کلا وحاشا مگر ایسا تو ہر گز
شیطان کے احزاب کا سالار یہی ہے
فضلا رنا معار احادیث کے نسبت

رائج ہوئین مذہب بنا اصحاف فتن کا
شارع کیطرف کرتے ہین پھر اونکی حسن کا
جو رای کے تابع کرے اسلوب سنن کا
جنکے طفیل صور تہی جیسے شمع لگن کا
تفصیل مین ایسے ہین جیسے شرح متن کا
قرآن کے نسبت سے جو سکا ہو یقین کا
خوش سیر ہے آثار کی جنات عدن کا
سیرابی اوس سراب سے ہے تشنہ دہن کا
اہل اثر کیواسطے ہے [illegible] کا
ہر ایک کو دیکھو وہی دشمن ہے سنن کا
سالم وہی رہا جسے ایمان ہے یمن کا
حامی نہین ہوتا کوئی حضرت کی سخن کا
عالم ہو یا حامی ہو یا فاسق ہو وطن کا
فرقت ہے اوسکے روح کی اور قوت ہے بدن کا
اس دور مین اس طور جو نافی ہے سنن کا
ورثہ مین لکھا ہے ایک سخن اپنے دہن کا
اوسپر ہوئے جو راہ ہو نعمان کی سخن کا
ملعون کیون نہوگا جو تارک ہو سنن کا
نعمان کرے مقبول جو تہا حجر زمن کا
پابند سنن کا تہا نہ پابند فتن کا
باقی نہین رہتی اوسے جو اہل ہو سنن کا
دستور عمل نہ سہی ہے اونکو وطن کا
کوئی نہین ہوگا جو مطاعن ہو سنن کا
جو اخبث احیا ہو فقط ہو فتن کا
حیض الرجال کا ہو شایا [illegible] بدن کا

بدعات کا معدن ہو تو اشراک کا منبع
چھوڑی وہ شریعت کی حقیقت کو سراسر
سن لیگا جو کوئی اوسے کہیگا وہ ہے سچا
جمعہ جو فرض قطعی ہے اسکا ہو وہ منکر
تحلیل مزامیر و معازف مین اباطیل
تارک سنن کو کہتے تہے اصحاب نبی کے
خناس کے وسواس جہان و لہا ناس مین
شرمندہ روسیاہ ہوی اوس اہل زیغ کا
لاکہون ہزار لعنت پروردگار ہو
اہل حدیث سبکے سب آل رسول ہین
اللہ حسین کو تو بہی اہل حدیث ہین -

پیر تخت مقید ہو شیاطین کے رسن کا
جہال کا مرشد بنی رہزن ہو سنن کا
اسطور ہے اسلوب مقلد شرع شکن کا
ہر کفر او فتوی ہوے سب خوردمسن کا
مذہب کے مخالف لکہی ملحد ہو زمن کا
اخبث خبیث و خارجی شیطان فتن کا
تالیف کی بکواس سے ہر جاس ہو فتن کا
منکر ہوی سنن سے مروج ہو فتن کا
اوس شخص پر جو ہووے عدو اہل سنن کا
قاضی ہو یا نواب یا شوکان یمن کا
روز جزا جزا دے اوسی اجر حسن کا

اس قسم کی گفتگو ایسے شخص کے ساتھ مناسب ہے جسکے دلمین کچھ ایمان سے جان ہو اور جسکا دل مرگیا ہو اور فتنہ اوسکا بڑہگیا ہو تو اسکے نفس پر راہ نصیحت مسدود ہے - جسکو خدا تعالے بلامین مین ڈالنا چاہے تو اسکے لئے انسان کا کچھ بس نہین چلتا چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يُرِدِ اللهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لیکن چونکہ جہال مین رواج ہوگیا ہے کہ کسے شیطان ابن الجان کے پیرو ہو جاتے ہین جو بحق علماء دین خصوصًا نسبت اہل حدیث بکواس کرے ایسے گمراہ کی مدح سرائے کرنے خیال خام و جور تمام ہے ؏ بگمراہ گفتن نکو میروے ✤ جفای تمام ست و جور قوی ✤ ایسا کوئی عالم حنفی نہین اور نہوگا کہ نسبت متقدمین اہلحدیث کے کلام بیہودہ بکے کیونکہ غلو دین مین منع ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق ہرچند آپس مین بسبب قول مشہور المعاصرة اصل المنافرة بحث مباحثہ مسائل مختلف فیہا مابین الفقہاء والمحدثین کے قدیما وحدیثا جاری رہا ہے مگر تاہم زبان حرف گیری جانبین سے تادم حال مسدود ہے بجز چند شیاطین مزاوران و کینہ گان کے بقول مشہور ؏ شادی قبر لا زیرکا نامی شدہ ہم مشہور نگاہ علی طلب علی شراب علی کتاب علی بہنگ علی چرس علی وغیرہ مکر شعاران و بدعت

یاران وزبردو بوڑا وچوہڑا وغیرہ باہم ایک دوسرے کے صفت کر کے کوسنے مولوی کو منی تماف
اور باتی باسہن کر مکر شیطانی سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک شخص
گوجر تہا جو سخت متعصب مذہب حنفی مین تہا حتی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حیا
اوٹہا کر پیر و مرشد فرضی اور مزعومی کیطرف لیجاتا تہا اور قرآن اور حدیث کو قول صاحب خلاصہ
کیدانی کے سامنے پوچ سمجہتا تہا اور اسکے باپ کا نام جونہ تہا اور اکثر پرورش اور مدار اوقات
معاش اپنی کے اجرت پر دروغی شہادت اوٹہا کر بسر کرتا تہا تو لوگون نے ایسی متعصب تہا کو
اس کینے سے پکارنا شروع کیا کہ جونہ سنگہ کا پوتر تقدیر باریتعالے سے جونہ سنگ کا بیٹا بڑی ایک
جہل سازی کی مصیبت مین مبتلا ہوا پہر ایک شخص تابع سنت کی بدولت وہ اس
بلا مہلک سے رہا ہوا مگر پہر خبث نفس سے بدی اور ناشکری اختیار کی ؎ وکل فرع
یشہد باصلہ + وکل نوع یجز عن نسلہ + بعض کم علم کے وسوسۃ الخناس فی صدور
الناس ہین جو اپنے آپ کو حنفی نام سے پکارتے ہین اور دراصل مذہب حنفی سے بخلاف
چلتے ہین - جیسا کہ کیسکر ذات اپنی نسلے تو مغل یا پٹہان وغیرہ بن جاتا ہے اور مسائل مختلف
فیہا مین خصوصاً بحث وجوب تقلید اور عدم جواز صلوۃ جمعہ حکومت کفار مین کہنا شروع
کرتا ہے اس قسم کے اقوال احبار یہود اور رہبان نصاری کے بہی خلاف اپنے مذہب کے
تہے جو اغوار عوام کالانعام کو کرتے تہے اور طمع دنیا کے مارے عوام کو غلط مسئلے بتاتے
؎ بدوز و شرہ دیدہ ہوشمند + برارد طمع مرغ و ماہی بہ بند + نہ پرہیزگار و نہ دانشور ندہ
ہمین بس کہ دنیا بدین مے خرند + لہذا یہ مسکین خاکسار ہیچمدان راجی رحمت رب الکونین
القوی المدعو بہ محمد حسین ہزاروی تردید خیالات فاسدہ انکی کو مختصر طور پر تحریر کرتا ہے اللہم
احیینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎ دیکہا تو خاکسار کے ہے بالیمقام
جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی (باب اول تقلید شخصی کے ابطال مین)

قولہ صہ انما شفاء العی السوال **اقول** میری مخاطب کٹ ملان کے رسالہ مین
بجائے شفاء العی شفاء امی لکہا ہوا ہے ؎ وہ وہ تماشہ نے ہے دیدار یار کا - اغلاط سے
ہین خال و خط گلعذار کا + زلف دراز سے تو بنایا تہا دام کو + صیاد خود ہی صید ہوا آمرزا
میرے مخاطب کٹ ملان نے اس حدیث سے شاید وجوب تقلید سمجہا ہو گا یعنی بے علم
اہل علم کے تقلید کرین - سبحان اللہ یہ کیسی استدلال ہے اس حدیث مین تو صاف

بدعا ہے اون لوگون کو جنہون نے اپنی راے سے فتوی دیا تہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قتلوہ قاتلہم اللہ - نقلہ صاحب المشکوۃ فی باب التیمم **قولہ**
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون **اقول** مطلب میرے مخاطب کٹ ملان کا
یہ ہے کہ ہر اہل علم سے اوسکی راے پوچھی جاوے اور یہ محض غلط ہے - مراد ذکر سے
قرآن مجید ہے چنانچہ باریتعالی فرماتا ہے وہذا ذکر مبارک انزلناہ اور فرمایا واذکرن
ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ اور فرمایا وانہ لذکر لک ولقومک یہ
یہ آیات اول دلیل اور ابین حجت ہین وجوب اتباع قرآن پر نہ تقلید پر کسی امام و مجتہد کی تو
مراد اہل ذکر سے وہی ہونگے جو اہل قرآن ہین نہ اہل راے فاسد اور قیاس کاسد جیسا کہ
فرمایا سورہ انبیا مین لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون ؁ اہل قرآنند
اہل معنی + اندر ایشان کی رود ہر بوالہوس + ہر کہ اندر دام نفس ست وہوا + اہل شیطانست
نی اہل خدا + جس وقت یہ آیت اوترے تہی اسوقت کوئی اہل الذکر تہا یا نہین اگر تہا تو
اوسکو چہوڑکر دوسرے کو اوسکی جگہہ قائم کرینگے کیا وجہ ان کنتم لا تعلمون کی قید سے معلوم
ہوتا ہے اگر جانتے ہو تو مت پوچہو اور فاسئلوا سے تقلید کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ
بی دلیل مان لیا کرو بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دلیل پوچہو بی دلیل مت مانو باوجود اسکی امام سے
پوچہنا کیونکر ہو سکتا ہے - کیی مدت گذر چکی ہے وفات اوسکی ہین اور آیت کی سیاق
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگونکی شان مین وارد ہے جو رسول خدا صلعم کی رسالت
کا انکار کرتے - پہر اس آیت کا مخاطب اپنی کو سمجہنا گویا اپنی کو منکر رسالت سمجہنا ہے
نہین تو وجوب تقلید امام پر دلائل سنا ہے ہین اور خود قول علما ربلخ بجا رکہنی نیز وذی
پر کار نہین ہین جو ان سے لیکر امام تک مفاوض بعیدہ ہین کہ تنقطع فیہا اعناق المطایا
یہ ہین تو صبر کر سکتے ہین سفینہ واغلط سب + اوبھی ذکر کوئی بہی کہا نہین وفا کے لیے +
قولہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم **اقول** مطلب میرے
مخاطب کٹ ملان کا اس آیت کے استدلال سے یہ ہے کہ اولی الامر کے تقلید کرنے چاہیے
سوا اسکا جواب یا درہے کہ اولی الامر سے مراد امرا و سلاطین ہین اور شان نزول اس آیت
کا بہی اسکی موید رشاہد ہے کما رواہ البخاری فی کتاب التفسیر وکذا فی کتاب الاحکام اور سیوطی
نے تفسیر اکلیل مین کئی طرح کے احتمال بعد بیان لکہے ہین مثلا او سے اہل علم اور فقہ سمجہتے ہین

[illegible]

بالجملہ اگر لفظ اولی الامر اہل علم اور فقہ کو شامل ہے تو طاعت اونکی ایک فرع ہے رسول اللہ
کے طاعت کا! اولی الامر کے بالاستقلال کوئی اطاعت نہین چنانچہ اسی نکتہ کیطرف
اشارہ کیا ہے باری تعالے نے کہ مکرر کیا لفظ اطیعوا کو رسول خدا کے لیئے تاکہ
معلوم ہوجاوے کہ طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقلہ ہے یعنی جو امور کہ قرآن
مجید سے زائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہین اوس مین بہی اطاعت آپکی
ضرور ہے اور مکرر نہ کیا لفظ اولی الامر کے لیئے تاکہ واضح ہوجاوے کہ اولی الامر کے
اطاعت مستقلہ نہین کذا ذکرہ العلامۃ القسطلانی فی شرح البخاری پس جو امر کرین وہ
کتاب اور سنت سے زائد اسمین اطاعت اونکے روا نہین بلکہ وہ احداث فی الدین سے
اور ابتداع مگر یہ امر مخفی ہے مقلدین پر اور مقتضے اس آیت کا تردید اسے اور قیاس سے
حق سبحانہ تعالی اسی آیت مین فرماتا ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ
کہ وقت تنازع کے خدا اور رسول کی کلام کیطرف رجوع کرین اور جو کلام اولی الامر کا
خلاف ہو اوسکو تاویل کرکے خدا اور رسول کی کلام کے موافق کریں نہ یہ کہ خدا اور رسول
کی کلام کو پہیر کر اولی الامر کے کلام کی طرف لیجاوین جیسا کہ شیوہ ہے میرے مخاطب
کسے ملان جیسونکا اعاذنا اللہ منہا ۔ الصنیع الشنیع ۵ خیر الطیور علی القصور
وشرہا یاوی الخراب ویسکن النائوسا + ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا
قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم الآیۃ) اور حدیث
لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ غور سے پڑہین۔ یاد رہے
کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جسکو افسر فوج بنا کر روانہ کرتے تہے اوس
شخص کا کیا لقب ہوتا تہا اگر امیر ہے اوسکا لقب ہوتا تہا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ
جو کبہی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اس لقب سے ملقب ہوگئے امام ابو حنیفہ رح کا
لقب امیر اگر کسے کتاب معتبر مین لکھا ہے تو دکہلاوین امام صاحب کے زمانہ مین دوسرا
امیر تہا جنہون نے انکو قضا کے اختیار نکرنے سے کوڑے ہر روز دہ دہ مارنے
شروع کیے اور قید کیا اور قید خانہ ہی مین وفات پاگئے کتب معتبرہ فقہ مثل شامی
اور تخریج ہدایہ زیلعی حنفے اور درایہ تخریج ہدایہ ابن حجر عسقلانی کتاب القضا مین ملاحظہ
کرین۔ مین کہتا ہون تعجب ہے کہ امام صاحب نے تو باوجود وفور علم اور اجتہاد کے قضا اختیار نکی

اور مصیبت فیصد اور کوڑی کی انتہا ہوگی تو مقلدین امام صاحب برعکس اون کے
کوئی فاضل بنتا ہے کوئی مفتی کہلاتا ہے۔ حالانکہ قضا علما مقلدین کے نافذ نہیں ہوتی
کما سنذکر تفصیلا اور وقت نزول اس آیت کے جو لوگ لفظ اولی الامر کے مصداق تھے
اون سبکو معزول کرکے صاحب اختیار بمعنے اجتہاد کے کسطور سے ایس سے
سمجھے جاتے ہین ہ مطلب جو سیکر بارنہ سمجھے تو کیا عجب + سب جانتے ہین ترک
کہیں ہی زبان نہین — **قولہ** لعلمہ الذین یستنبطونہ منکم در حق شان و استنباط
وارد شدہ **اقول** اس آیت سے توصریحًا تقلید کی تردید ہے کیونکہ حاصل اس آیت کا یہ ہے
کہ پہلے بری خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کردینا چاہیئے بلکہ اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے و اولی الامر کے پیش کرنا چاہیئے تا گمراہ لوگ دیکھین کہ یہ خبر سچ ہے یا جھوٹی
اسکو تقلید شخصی کے دعوے وجوب سے کیا تعلق ہے۔ اہل استنباط سے مراد وہی اہل
ذکر ہین جو پہلے بیان انکا گذرا اہل سا ہے اور قیاس نہین اسپر قیاس کی کچھ چندان
ضرورت ہی نہین خاصہ اور علامہ ساری حوادث کے لئے کتاب اور سنت تا یوم القیمۃ کافی
وشافی ہین الیوم اکملت لکم دینکم اور حدیث دا وتیت جوامع الکلم اور حدیث الا انی
اوتیت القرآن ومثلہ معہ حجت نیرہ اس مدعا پر ہے یہ تو ہماری علم وشعور اور عقل
کا فتور اور قصور ہے کہ ہم باوجود موجود ہونے کتاب خدا اور سنت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم تیری میری قیاس کو پکڑتے ہین عدم مزاولت قرآن وحدیث نے انکو اس درجہ
کردیا ہے ورنہ ہ عام ہین اوسکے الطاف شہیدی سب پر + تجھ سے کیا ضد تھی
اگر تو کسی قابل ہوتا۔ امت کو رائے اور قیاس مختلفہ کا حاجتمند نہین بنایا اپنی رسول
کو سورہ نسا مین یون ارشاد فرمایا لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الایہ اور یون فرمایا
ولتحکم بما اریت اگر ایسا ہوتا تو یہ دین ناقص تھا کہ دین تمام غیر کامل ہے نعوذ باللہ من۔ جمیع
ناکرما اللہ الذین یستنبطونہ سے مراد علما مجتہدین ہین تو کیا وہ خاص اشخاص ہین یا عام
ہر زمانہ مین موجود ہین انحصار کے لیے دلیل چاہیئے اسجگہ قول صاحب القول السدید کا نحو جایگم
یاد رہے بحث اجماع مین لکھا ہے و عندی ان ہذا الاصل ہو المنشار لانحصار المذاہب فی
الاربعۃ وبطلان الخامس المستحدث ولکن یرد علیہ انہ ان اریدبالاختلاف الاختلاف منشاہ
فی زمان واحد فینبغی ان یکون مذہب الشافعی واحمد بن حنبل ہم باطلا حین اختلف ابوحنیفۃ

سہ مالک فی زمان واحد وان ارید بالاختلاف اعم من ان یکون فی زمان واحد ام لا فکیف
لا یعتبر اختلافنا کما اعتبر اختلاف الشافعی واحمد بن حنبل رح والجواب عنہ صعب
انتہی اور بحر العلوم شرح سلم الثبوت کو اس بحث مین بخوبی ملاحظہ فرمائین **قولہ** ص۱۴
وحدیث صحیح کہ آنرا عبد اللہ بن عمرو از جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرمودہ
کہ العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ
ابو داؤد وابن ماجۃ **اقول** مراد فریضہ عادلہ سے سہام فرائض ہین نہ استنباط مجتہدین
گو کہ خیال ہے مخاطب کٹ ملان جیسونکا ثبوت استنباط کیطرف گیا ہو ابو داؤد جو راوی
اس حدیث کا ہے وہ اس حدیث کو کتاب الفرائض مین لایا ہے اور صاحب مشکوۃ
کتاب العلم مین لایا کیونکہ سہام فرائض علم ہین - رائے اور قیاس علم نہین بلکہ ظن
ہے اسحدیث مین تو قرآن اور حدیث کا ہی ذکر ہے جس سے مخاطب کٹ ملان کو سخت
انکار ہے چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے ص۱۱ مین لکھا ہے ع بہتر ہین
فرہا دیکر کوہ کنے پر - **قولہ** ص۶ مسئلہ استنباطی مجتہد واجب الاطاعت والعمل
مساوی بقول شارع شدہ کہ آن ناشے ست از قول شارع الخ **اقول** جو حکم کہ
منصوص صریح نص سے ہو اور نص صحیح قطعی الدلالت ہو وہان اجتہاد کے کچھ
ضرورت نہین اور جہان حکم مستنبط دلالت اشارت وغیرہ سے ہو مگر نص صحیح
قطعی الدلالت نہو بلکہ ایک ثبات ضعیف خبر سے استنباط مجتہد کا ہو پھر قیاس مجتہد کا
اوسپر ساتھ ایماء اور اشارہ کے معتبر نہوگا ع ثبت العرش اولا ثم النقش + فرضی قاعدون
سے جو غیر مسمن اور مغنی من جوع ہین اپنے ہم مذہبی بہائیونکا دل خوش کرتے ہین ع
کند سوقی سیب راغانہ رس ؛ ولی خوش نباید بدندان کس + اس مسئلہ کی تشریح
اگر دیکھنی منظور ہو تو بخاری مین کتاب الاعتصام باب اذا اجتہد العالم او الحاکم
فاخطا رخلاف الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب الاحکام باب اذا قضی
الحاکم بجور او خلاف اہل العلم فہو رد - مین غور سے دیکھین استنباط مجتہد کا احتمال
خطا اور صواب کا رکھتا ہے تو امر زعمی محتمل قول شارع معصوم سے جو متیقن ہے
کیونکر مساوی ہو سکتا ہے حالانکہ حکم کوئی معین نہین کسکی طرف اوسکا احتمال ہے
اس سے تعیین ایک مذہب کے کیونکر ثابت ہوگی **قولہ** ص۶ حکم استنباطی

مجتہدین ہمین رابوحی یا باطنی تعبیر میکنند او اقوال [illegible] مشو ویا شنہ بنا برعلی ہذا امام صاحب
[illegible] ہے [illegible] تہر [illegible] انکو بواسطہ فرشتہ کے
ہوتا ہے کہ کتب اصول فقہ اور عقائد مین [illegible] ہے کہ استنباط اور اجتہاد مجتہدین
کا متعلق [illegible] نہ [illegible] کے لیے حجت ہو سکتا ہے اور نہ غیر کے لیے
اور اگر بالفرض الہام [illegible] ہی ہے تو یہ بہی حجت نہین [illegible] المثنا مین لکھا ہے کہ الہام
در احکام قضائیہ حجت نمی شود اگر ولی قاضی باشد واز الہام معلوم شد کہ حق بجانب
مدعی علیہ است ومدعی کاذب است واین علم وی قاطع است ومدعی بینہ بردعوے خود
آورد و در بینہ خلل موجب رد شہادت یافتہ نشود درین صورت این ولی قاضی
حکم بینہ خواہد کرد نہ بالہام خود زیرا کہ بر قاضی حکم بظاہر بینہ واجب است نہ بباطن نمے
بینی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند لو رجمت احدا بغیر بینۃ لرجمت ہذہ رواہ البخاری
وامثال این بسیار اند انتہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب العلم
صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مطبع دہلی مین لکھا ہے ذہب قوم من الزنادقۃ الی سلوک طریقۃ تستلزم
ہدم احکام الشریعۃ فقالوا انہ یستفاد من قصۃ موسی والخضر ان الاحکام الشرعیۃ
العامۃ تختص بالعامۃ والاغبیاء واما الاولیاء والخواص فلا حاجۃ لہم الی تلک النصوص
(الی ان قال) وانہ یعمل بمقتضاہ من غیر حاجۃ منہ الی الکتاب والسنۃ فقد اثبت لنفسہ
خاصۃ النبوۃ کما قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی وقد بلغنا
عن بعضہم انہ قال انا لا اخذ عن الموتی وانما اخذ عن الحی الذی لا یموت وقال انا اخذ
عن قلبی عن ربی وکل ذلک کفر باتفاق اہل الشرع انتہی مختصرا حافظ ابن قیم
نے کتاب اغاثۃ اللہفان بحث مکائد شیطان مین لکھا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
جو الہام والوں اور راے صائب والوں کے سردار تہے کچھ فرماتے تو اونسے کمتر
شخص اوسبات کو رد کرتا اور اگر آپکو غلطی معلوم ہوجاتے تو رجوع فرماتے تہے
آپکا دستور تہا کہ اپنی خیالونکو کتاب وسنت پر پیش فرماتے اور محض خیالات پر
التفات نکرتے اور ان جاہلون مین سے ایک کو بہی نہین دیکھتے کہ شریعت پر
التفات کرتا ہو اپنی خیالات پر حکم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل میرے پروردگار سے
یون بیان کرتا ہے اور ہم نے یہ بات زندہ جاوید سے حاصل کی ہے اور تم نے [illegible]

لوگونسے اسیطرح کی گفتگو سے تہو وہ کرستے ہین ہاتہ سے نکوئی دیتے اس فرقہ کے
کسی شخص سے کہاکہ تم عبدالرزاق کے پاس نہین جاتے ا اونسے کچہ سن آؤ تو اونہوں نے
جواب دیاکہ جو شخص ملک خلاق سے سنتا ہے وہ عبدالرزاق سے سنکر کیا کریگا
اور یہ نہایت جہالت ہے اس لیئے کہ خدا سے تو حضرت موسی بن عمران کلیم الرحمن نے
سنا ہے اون لوگونکی گفتگو غالبًا شیطان سے ہوتی ہوگی یا نفس یا دو لوگونسے اور جو
شخص اپنے دلمین خواطر کے پڑنے سے یہ سمجہے کہ مجہکو حاجت شریعت نبوی کی نہین
تو وہ کفر مین سب سے بڑہکر ہے حضرت ابن مسعود سے مسئلہ مفوضہ کا (مفوضہ وہ عورت ہے
کہ زوج اوسکا مرگیا ہو پہلے دخول کرنے سے اور مہر بہی مقرر نہوا ہو) مہینہ بہر پوچہا گیا
بعد مہینے کے فرمایا کہ اسکا جواب اپنی رائے سے مین کہتا ہون اگر درست ہوگا تو
خداتعالی کیطرف سے ہے اور اگر خطا ہوگی تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے ہے اللہ تعالی
اور اوسکا رسول خطا سے بری ہین - اور حضرت عمر کے منشی نے آپکے سامنے لکہا کہ یہ
امر وہ ہے جو خداتعالی نے عمر کو بتایا آپ نے فرمایا کہ اسکو مٹا دے اور یہ لکہہ کہ یہ وہ ہے
کہ عمر کے نزدیک مناسب ہے اور یہ بہی حضرت عمر کا قول ہے جو شاطبی نے کتاب الاعتصام
باب ذکر من ذم الرائے و تکلف القیاس مین لکہا ہے کہ اپنی رایونکو تہمت لگایا کرو اسلیئے
کہ مین نے ابی جندل کے دن اپنا یہہ حال دیکہا کہ اگر مجہکو مقدور ہوتا آنحضرت صلعم کے حکم کو
ٹالدوں تو ٹالدیتا اور صحابہ کا اپنی رایوں کو اچہا نہ سمجہنا بہت مشہور ہے جیساکہ دارمی وغیرہ
مین مسطور ہے حالانکہ امت کی نسبت اونکے دل پاک تر اور علم بہت اور وساوس شیطانی
سے بہت دور تہی وہ لوگ سنت کے تابع اور اپنی تجویز و نکو عیب لگانی مین امت سے بڑہکر تہی اور
ان لوگونکا حال برعکس ہے انتہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا الانصاف فی بیان
سبب الاختلاف دیکہنے سی امید ہے کہ منصف حنفی کو تعصب مذہبی اور حمیت جاہلیت اولی
بطریقہ اولی جاتی رہیگی الا من خزلہ اللہ فی الدارین ؎ پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہے
لی اصل بات اشتر گرگین کا ضرط ہے - قولہ ص۵ خطا احتمالی مجتہد داخل ثواب است و رضوان
ستیقن کہ ہرگز خوفی و خطرہ ندارد نہ در حق مجتہد نہ در حق مقلد او الخ اقول مین جہالت اور
غباوت اور جماعت مخلطین کا اور اوسکے اعوان پر حیران ہون کہ اس داء عضال کا کیا علاج
ہوگا ؎ لکل داء دواء یستطب بہ + الا الحماقۃ اعیت من یداویہا

بحث شروط اجتہاد مین دیکھو کیا لکھا ہے اللہ تعالی نصب آیات کردہ و مقدمات صحیحہ را عیان
کردہ و ہر کس قادر است برآنکہ در آیات منصوبہ نظر کند و در مقدمات صحیحہ نظر کردہ تالیف نماید
و درین زمان ہرگز خطا را راہ نیست زیرا کہ از مقدمات صحیحہ نتیجہ نمی آید مگر صحیح و چون او در خطا افتاد
معلوم شد کہ در مقدمات صحیحہ نظر نکردہ و بالجملہ این تقدیر محال است کہ شخصی خود را از ہوے
بیجا واگذاشتہ قصد خالص کردہ برای اصابت نظر کند و بصواب نرسد دانستہ شد کہ او مجتنب
از ہوی نشد در وقت نظر و در آیات تدبیر نکردہ انتہی مین کہتا ہون امام صاحب ہون یا کوئی
اور امام اگر دیدہ دانستہ احادیث صحیحہ مجمع علیہ (مثل حدیث رفع الیدین اور قرءۃ فاتحہ خلف
الامام اور حدیث جہر آمین وغیرہ کہ جنکے نسبت تواتر لفظی یا معنوی کا اکابر محدثین سے
دعوی ثابت ہے) کو چھوڑ کر استنباط احادیث ضعیفہ سے شروع کیا تو پھر اس اجتہاد مین
خطا ہوئی یا نصوص صحیحہ صریحہ کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کے تابع ہوئی تو پھر بحسب قول
مسطورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اہل اہوا ٹھیرین گے حاشاہ اللہ من ذالک اور بعد
خطا معلوم ہونے اونکی کی مقلد کو کیونکر اونکے خطا پر عمل جائز ہوگا من عمل عملا لیس علیہ
امرنا فهو رد رواه البخاری اور حدیث لا طاعۃ الا فی المعروف تردید ایسے اجتہاد
کی نسبت حجت بینہ ہے اور اگر یہ خطا احتمالی مجتہد داخل صواب متیقن مین ہے
تو پھر تخصیص امام ابو حنیفہ رح کی کہان ہوگی آئمہ ثلثہ بلکہ کل مجتہدین کا یہی حکم ٹھیریگا تو پھر ہمارا
مخاطب شاکر رفع الیدین اور آمین بالجہر وغیرہ کیسے عاملین بالحدیث کو کیون ملزم ہو رہا ہے
ان افعال کو تو اولا رسول خدا نے کیا پھر آئمہ مجتہدین نے تو خطا احتمالی مین امام
صاحب اور اونکے مقلدین اور باقی امام اور اونکے مقلدین صواب متیقن مین برابر ہونگے
پھر ترجیح امام صاحب کو آئمہ ثلثہ پر ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر کہین کہ امام صاحب کے
استدلال کے حدیثین اگر آج ضعیف ہین تو امام صاحب کیوقت ضرور قوی ہین بالکل
صحیح نہین کیونکہ امام صاحب کے نزدیک احادیث ضعیفہ سے استدلال درست ہے تو اونکے
دلائل حدیثیہ پر صحت کا کسطرح یقین ہو سکتا ہے - اور اگر کہین کہ امام صاحب کے وقت
مین احادیث جمع نہوئین تھین تو پھر امام صاحب نے اجتہاد کس سے کیا - مقلدین خود ہی
بحسب قول مشہور ع بدنام کنندہ نکو نامی چند + امام صاحب سے نفی عالمیت علم حدیث
کے کر رہے ہین کہین کہتے ہین کہ امام صاحب کیوقت احادیث جمع نہ تھین کہین کہتے ہین

لہذا اہل تحقیق در محدث و مجتہدین تباین نوشتہ و در ہر دو فرقے مین دونون بعید ثابت فرمودہ الخ جیسا کہ میرے مخاطب نے کہا کرئے رسالہ و سوسہ الخناس مین صفحہ ۱۱ مین لکہا ہے اس سے تو صاف معلوم ہوا کہ امام صاحب محدث نہ تہے کیونکہ منصب محدث کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفے شرح موطا کے صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے یہ ہے روایت حدیث و تمیز تحریف از غیر آن و شرح غریب از دلالت عبارت کہ باعتبار لغت بودہ باشد و معرفت اسمار رجال جرحا و تعدیلا و ضبطا لمشکلہ و حکم بصحت و ضعف کردن و اعتبار و شواہد را دیدن و حکم باستفادہ یا غرابت کردن و مہمل را تسمیہ نمودن و منصب مجتہد تحدید الفاظ کہ اشتباہ دران واقع شود و تعیین رکن و شرط و ادب ہر چیزے و تعیین ندب وجوب کراہت حرمت اطلاق تقیید حکم و مانند آن الخ امام صاحب مین جو محدث کے خواص ہین کہان تہے اگر ہوتے تو فرق بے وجہ ہے ۶ چلون مین آپ کا قاصد جو اپنی سبات کی بدلے **قولہ** صفحہ ۲ تقلید مجتہد بصورت تقلید ست نہ بحقیقت بلکہ در حقیقت اتباع خدا مثل تقلید رسول و آیات الخ **اقول** تقلید اور اتباع مین یون بعید ہے ہی سند بات ان لینی کا کسے نے نام اتباع نہین رکہا اور رسول خدا کے اتباع کو تقلید رسول کسے نے نہین لکہا قرآن مجید مین جا بجا بنسبت انبیا علیہم السلام اور قرآن کے اتبعوا سے خطاب فرمایا نہ قلدوا سے ۔ قاضی بیضاوی کا قول جو تفسیر سورۂ بقرہ مین تحت قولہ تعالی او لو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون مین لکہا ہے نزلت فی المشرکین امروا باتباع القران فمالوا الی التقلید وقیل فی طائفۃ من الیہود دعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقالوا نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا لانہم کانوا خیرا منا واعلم وہو دلیل علی المنع من التقلید لمن قدر علی النظر والاجتہاد واما اتباع الغیر فی الدین اذا علم بدلیل انہ محق کالانبیاء والمجتہدین فی الاحکام فہو فی الحقیقۃ لیس بتقلید بل اتباع ما انزل اللہ انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اتباع اور ہے تقلید اور لہذا ما جاء عن الرسول والصحابہ کا نام حدیث رکہا اور ما جاء عن التابعین او من بعدہم کا نام حاکی احد قیاس ۔ صورت وجود دلیل مین تقلید مرتفع ہے شاہ عبد العزیز صاحب

تفسیر عزیزی سے سورہ بقرہ مین تحت قولہ تعالی صم بکم عمی فھم لا یعقلون کے بیان مین
لکھا ہے کہ اس آیت مین تقلید کے نکمے ہونیکی طرف مین اشارہ ہے اور اوسکے دو طور
ہین ایک یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے وہ تیرے نزدیک حق ہے
یا نہین ہے اگر اسکا حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو اوسکے ناحق ہونے پر تو اسکی پیچھے
کیون پڑا ہے اور جو اوسکی حق پر ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور
لوگونکی دیکھا دیکھی پہچانتا ہے تو اسمین بات چل پڑی گی اور اوسمین تسلسل پڑیگا اور اگر اپنی عقل
سے پہچانتا ہے تو تو اپنی اوس عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین کیون نہین لگاتا ہے اور تقلید کی
مار کو اپنی اوپر گوارا اور پسند کرتا ہے۔ دوسرا طور تردید تقلید کا یہ ہے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے
اگر اوسنے بہی اس مسئلہ کو دیکھا دیکھی سے سمجھا ہے تو تو اور وہ دونو برابر ہوئے اوسمین کون
خوبی ہے جو تو اوسکی تقلید کرتا ہے اور اگر اس مسئلہ کو اوسنے قرآن حدیث سے جانا ہے تو تیری
تقلید جبہی پوری ہوگی کہ تو بہی اوس مسئلہ کو اوسی دلیل سے جان لے اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوگئی
تو تقلید باطل ہو گئی انتہی اور تفسیر کبیر مین بہی ایسا ہے لکہا ہے۔ غرضکہ معنی اتباع مجتہدین کا یہ ہے
کہ جب دلیل صحیح کسی مسئلہ مین مل جائے تو اوسنے برخلاف نچلے بلکہ جنپر اللہ تعالی انعام کیا ہے
اونکو مایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا۔ انکو اپنا ساتھی جانئین اور فرمایا واتبع سبیل من اناب الی اور فرمایا
یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین تقلید کا نام اتباع سے رکھنا ایسا ہی
جیساکہ شیطان کے پیرون نے حرام چیزونکی نام ایسے رکھے ہین جنکی معانی نفسون مین اچہی معلوم
ہون مثلا شراب کا نام ام الافراح یا نبیذ اور سود کا نام معاملہ اور رہن مرتہن کو نفع پکڑنیکا نام
اجارہ اور محصولونکا نام حقوق شاہی اور مظلوم سے ناحق ظلم سے مال لینیکا نام تعذیر مالی اور
سب سے بڑی اندہیر یکا نام دستور عدالت اور صفات پروردگار سے منکر ہونیکا نام تنزیہ اور
فسق کے مجلسونکا نام جسمین راگ اور نغمہ سرائے ہو رہی ہو مجلس نشاط اور عرس اور حلالہ کرنیوالے
کی تحلیل کے نام کو نکاح سے اور محلل کو خاوند کے نام سے بدلنا جسکے کرنیوالیکو آنحضرت نے
لعنت فرمائی اور تیس مستعار فرمایا اور نماز مین ٹہکرین مارنے کو تخفیف الی غیر ذلک من الامثلہ
جیساکہ حیلہ سازونکا دستور ہے اغاثۃ اللہفان مولفہ حافظ ابن القیم مین ایسا ہی مسطور ہے
قولہ صفحہ ۱۶ تصرفات غیر مجتہد در احکام شرعیہ خواہ از جہت احوال دلیل باشد یا از جہت

معانی دلیل درستی ریت اختلاف مردود نہ الحر ۱ **قول** مخاطب من قد حکمت علی نفسک کی
آنحضرت مقلد ہے مگر مطلب ہٹا کر جیسے کوئی مفتی کوئی قاضی بنی ہوئی ہین التصرفات اولہ تنبیہ
مین کہ سبب مین آنکی اقتا نیز نا مفر ہین نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم ہدایۃ السائل
الی ادلۃ المسائل کے صفحہ ۵ مین لکھا ہے **سوال** راجح جواز قضاء مقلد ست یا عدم جواز ا
جواب در امر قرانیہ حاکم را امر کردہ اند باینکہ حکم کند بعدل و بحق و بما انزل اللہ و بما اراہ اللہ و
این امور را جز مجتہد دیگرے نمی شناسد زیرا کہ مقلد قائل بقول غیر ست نہ قائل بحجت وی و لسبوی
دانستن این معنی کہ فلان شی حق و عدل ست جز حجت راہی دیگر نبودہ و مقلد تعقل حجت نمیکند
تا باہتدا او بسوی احتجاج چہ رسد ہمچنین نیست نزد او علم بما انزل اللہ بلکہ نزد او ہمین علم بقول
کسے ست کہ تقلید وی میکند اگر فرض کنند کہ وی ما انزل اللہ و ما جاء عن الرسول صلعم را بطریق
علم صحیح می داند پس مقلد نخواہد بود بلکہ وی مجتہد ست ہر چند ازان انکار کند ہمچنین مقلد را نظر
و فکر حاصل نیست و حکم او حکم بما اراہ امامہ خواہد بود نہ بما اراہ اللہ و نمی داند کہ این قول کہ امام
وی گفتہ موافق حق ست یا مخالف آن و قاضی در حقیقت کسی ست کہ حکم میکند میان مسلمانان
بانچہ از شارع آمدہ نہ بانچہ از است آمدہ زیرا کہ امم توابع انبیاء و رسل اند علیہم الصلوۃ والسلام
نہ متبوع آنحضرت صلعم چون معاذ بن جبل را بیمین فرستادن خواست فرمود چہ گونہ حکم خواہی کرد وقت
پیش آمدن قضا گفت حکم کنم بکتاب خدا فرمود اگر دران نیابی گفت بسنت رسول خدا صلعم فرمود
اگر دران ہم نیابی گفت اجتہاد کنم برای خود و تقصیری نکنم دران آنحضرت صلعم دست بر سینہ وی زد و
فرمود خدا را سپاس کہ رسول رسول را توفیق مرضی رسول داد ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ
این حدیث را روایت کردہ اند و ہر چند در وی سخن باشد لیکن حافظ ابن کثیر در حدیثے کہ طرق و
شواہد وے جمع نمودہ و گفتہ ہو حدیث حسن مشہور اعتمد علیہ آئمۃ الاسلام و قد اخرجہ امام احمد ایضا
و ابن عدی و الطبرانی و البیہقی و آئمہ حدیث را در وی کلام طویل ست و بعض گویند لا اصل لہ اسنت
و بعض گویند حسن معمول بہ ست و بعضی گویند ضعیف ست و حق آنست کہ حسن لغیرہ و معمول بہ ست
نزد علما و در وے دلالت ست برانکہ واجب بر قاضی تقدیم قضا بکتاب اللہ باشد بعدہ اگر دران نیابد
بسنت رسول وی حکم کند بستر اگر در وے ہم نیابد باجتہاد و رای پردازد و مقلد ہرگز متمکن قضا بما فی
کتاب اللہ نیست چہ وی طریقہ استدلال و کیفیت آن نمی داند و نہ حکم بسنت رسول خدا صلعم
می تواند کرد بہمین وجہ و بجہت آنکہ میان صحیح و موضوع و ضعیف و معلل تمیز نمی دارد و نمی شناسد کہ

بکدام علت معلل شده ست ونه از اسباب متقدم ومتاخر وعام وخاص ومطلق ومقید
ومجمل ومبین وناسخ ومنسوخ می دریابد بلکه خود بمفاهیم این الفاظ وتعقل معانی وی پی نمی برد تا بدریافت
انضمامات دلیل بچیزے ازینها چه رسد وچون بگوید که نزد من چنین صحیح شده پس نزد او چه باشد واگر
گوید شرعا چنین صحیح گشته پس وی نمی داند که شرع چیست غایت ما فی الباب آنکه گوید این حکم بقول فلان
بصحت رسیده ونمی داند که در نفس الامر صحیح ست یا نه وچون نداند ست وبدان حکم کرد یکی از قاضیان
نار باشد زیراکه اگر حکم او موافق حق افتاده ست پس هر چند حق باشد اما وی نمیداند که آن حق ست یا
این حکم او بباطل باشد ونمی داند که آن باطل ست واین هر دو کس در دوزخ روند چنانچه حدیث
بدان وارد شده وقاضی جنت همان کس باشد که حکم بحق میکند ومی داند که آن حق ست وشک
نیست که داننده حق مجتهد ست نه مقلد هذا یعرفه کل عارف درینجا اگر مقلد بگوید که من می دانم که
آنچه بدان حکم کرده ام قول امام من ست وآن حق ست (کما فی التلویح ص۴۲ مطبع نولکشوری

الادلة الاربعة انما یتوصل بها المجتهد لا المقلد فاما المقلد فالدلیل عنده قول المجتهد فالمقلد
یقول هذا الحکم واقع عندی لانه ادی الیه رای ابی حنیفة وکل ما ادی الیه رایه فهو واقع علیه
عندی انتهی) زیراکه هر مجتهد مصیب باشد گویم تو درین مسئله مقلدی یا مجتهدی اگر مقلد هستی
پس ما هو محل نزاع را دلیل خود گردانیدے وآن مصادره باطله باشد زیراکه نمی دانی که آن در
نفس الامر خود حق ست یا نه تا بدانستن زیاده بران چه رسد واگر مجتهد بوده چه ستم بر تو مخفی مانده که
مصیب بودن هر مجتهد از صواب ست نه از اصابت چنانکه اهل علم که قائل بتصویب مجتهدین اند
در مولفات معروفه بتحریر این مسئله پرداخته اند وچون اشتقاق مصیب از صواب ست نه
از اصابت زعم تو که مذهب امام تو حق ست از وی مستفاد نشد زیراکه این صواب منافی خطا نیست
ولهذا در حدیث مسلم آمده که اذا اجتهد الحاکم فاصاب فله اجران وان اجتهد فاخطا فله اجر وهذا لا
یخفی الا علی اعمی وچون درمیان صواب واصابت فرق نمی توانستے کرد بهتر آنست که نفس خود را
بسکوت مستور کنی زیراکه جاهل را به از خاموشی شے نیست وچنین کس را در مباحث علمیه دخل نمی باید
کرد بلکه وی در خورے تعلم ست از کسیکه حق تعالی علم کتاب وسنت بوی ارزانی داشته تا آنکه
حلاوت علم ذوق نماید ومرارت جهل را دور کند این مسئله خیلی طویل الذیل ست ودر کتب اصول و
فروع خلاف دران مدون اما چون سائل از اقوال رجال سوال نکرده بلکه از تحقیق حق پرسیده
لهذا بهمین قدر اکتفا رفت. مانند آنکه در شهرے تخاصم در امری اتفاق افتد وانجا مجتهدی

برای تقضا یا قبه نشود تحصیص نه از نوع بسوی قضات مقلدین آن باید کنند یا نه پس جواب آنست
که اگر تخصیص برای وصول بقضا نه تحصیص است مقلد را نمی رسد که میان آن هر دو حکم کند بلکه هدایت
[illegible] مجتهد نماید و بگوید که [illegible] باطل [illegible] رفع [illegible] فاسد مذکور در آن
حکم [illegible] او [illegible] وصول تا وی متعذر یا متعسر ست درین صورت تولیت قاضی مقلد
[illegible] بضرورت برای تحصیل خصومت لا باس به باشد لیکن بر وی واجب ست که دعوی علمی که
[illegible] او [illegible] نکند و نگوید [illegible] شرعا بلکه چنین گوید که قال امام کذا تحصین را بدانکه
این حکم او بنقول امام فلان ست و در حقیقت این قاضی محکم باشد نه حاکم و تحکیم در شریعت مطهره
ثابت شده چنانکه در قرآن کریم در شان زوجین آمده که فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها
وکما فی قوله تعالی یحکم به ذوا عدل منکم و چنانکه در زمان نبوت و عهد صحابه در بسیار
[illegible] همچنین اتفاق افتاده و هر که آب نیابد تیمم بخاک کند و یک چشم بودن بهتر از کور بودن ست
[illegible] بر نفی حرمت مقلدین و تمویه ایشان بر عامه بتعظیم شان مقلدین و نشر فضائل و مناقب
مجتهدین [illegible] قریب [illegible] خورده و موازنه کردن ایشان میان مقلد و کسیکه در زمانه این مقلد ان [illegible]
[illegible] است از جا می رود زیرا که این چیزها خارج از محل نزاع و مغالطه قبیحه اند و در عامه
[illegible] نفاق [illegible] رسید [illegible] و چه افهام ایشان قاصر از ادراک حقائق باشد و شناخت حق
[illegible] ایشان برجال ست و اموات را در صدور ایشان جلالت و عظمت و طبائع مقلدین
نیز قریب بطبائع عوام ست و چنانکه اینها بقبول اقوال علما مجتهدین قریب اند همچنان عوام بقبول
قول ایشان اقرب بوده اند زیرا که رتبه مجتهدین مباین مرتبه عامه ست و بجای رسیده اند
که اذهان عامه از تصور آن تنگی می کنند پس چون مقلد بگوید که من بمذهب شافعی حکم می کنم و شافعی
اعلم بود ازین مجتهد که معاصر من ست و اعرف بود بحق از وی عامه بزودی هرچه تمام [illegible]
سیل [illegible] بتصدیق وی برخیزند و اذهان ایشان باذعان این مغالطه از وی با کمال [illegible]
و اسرع تاثیر منفعل و متاثر گردد و با آنکه مجتهد معاصر بجواب آن میتواند گفت که محل نزاع میان
من و تست نه میان من و شافعی و من عدل و حق را می شناسم و اجتهاد در رای خود [illegible]
منصوص کتاب و سنت میکنم و تو هیچ نمی شناسی و نه بر اجتهاد در رای خود قدرت
ترا هیچ رای و اجتهاد نیست زیرا که اجتهاد در رای عبارت از ارجاع حکم بسوی کتاب
بمقایسه یا بعلاقه ایست که اجتهاد آنرا جائز میدارد و تو نه کتاب می شناسی و نه [illegible]

تا معرفت کیفیت ارجاع بسوئے این ہر دو اصل بوجوہ مقبولہ چہ رسد و این جواب مجتہد معاصر
با آنکہ حق بحت ست از فہم عامہ دور افتادہ و ممکن نیست کہ مخاطب بدان اذعان کند و از ینجا
کہ درین دور آخر زمان غریب ایشان منقولات مقلدہ از آئمہ او قر اند در نفوس نسبت بمنقولات
مجتہد عصر کہ از کتاب و سنت احتجاج میکند اگرچہ کثیر طیب از ان بیاید و ازین باب چیزہا دیدہ
و شنیدہ شد کہ در بودن آنہا از علامات قیامت کبرے شک نتوان کرد با آنکہ اکثر مقلدین در
احکام و فتاوے خود از مقلدین دیگر نقل می آرند و جولان و صولات نمودہ آنرا منسوب
بمذہب امام خود می نمایند و ہر کہ خلاف آن از کتاب و سنت بیارد او را منسوب با بتداع و
مخالفت مذہب و مباینت اہل علم میکنند حالانکہ اگر اندکی ازین پایہ بالا تر روند دریابند
کہ خود ایشان مخالف امام خود بودہ اند نہ موافق او و این موافق امام ایشان ست نہ مخالف وے
و سخن در عدم وجوب تقلید نزد وجود نصوص با تنقیح مناط این مسئلہ در کتب اصول فقہ مانند
مسلم الثبوت و شرح وی بحر العلوم عبد العلی و غیرہما مصرح ست و جمعی اہل علم قدیما و حدیثا درین باب
کتب و رسائل مستقلہ تالیف کردہ اند وجوب تقلید عینی و اعیانی را از بیخ برکندہ و جوازش
در جائی باشد کہ تقلید مضاد نص صریح صحیح کتاب و سنت نیفتد و اگر در برابر نص قرآن و حدیث باشد
و نعوذ باللہ منہ پس کفر بواح و ضلال صراح خواہد بود و چہ مسلمانی باشد کہ در برابر قول رسول ص
معصوم و اجب الطاعۃ قول یکی از امت ترجیح دہند و باز دعوی ایمان نمایند انتہی - مین کہتا
ہون کیونکر قاضے مقلد کی قضا اور مفتی کی افتا جائز ہو گی خود آنحضرت ص نے مفتیان رائے
کو جہال ضلال فرمایا ہے کچھ شک اور شبہ نہین کہ مقلدین سب مفتی بالرائے ہین - حدیقۃ
الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۹ جلد ۲ مین لکھا ہے ذکر النجم الغزی فی حسن التنبہ ان من اخلاق
الیہود و النصاری الاخذ بالرای مع وجود النص و القیاس الفاسد و الافتاء بذلک روی البزار باسناد
حسنہ ابن القطان عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل امر بنی اسرائیل
معتدلا حتی بدء فیہم ابناء سبایا الامم فافتوا بالرای فضلوا و اضلوا و رواہ ابن ماجۃ و لفظہ لم یزل امر
بنی اسرائیل معتدلا حتی نشأ فیہم المولدون ابناء سبایا الامم التی کانت بنو اسرائیل تسبیہا فقالوا
بالرای فضلوا و اضلوا و روی البزار و رجالہ رجال الصحیح فی الکبیر عن عوف بن مالک رض عن النبی ص
قال تفترق امتی علی بضع و سبعین فرقۃ اعظمہا فتنۃ علی امتی قوم یقیسون الامور برایہم فیحلون
الحرام و یحرمون الحلال و من اخلاق الیہود و النصاری ایضا خوض الانسان فیما لا یعلم و افتاء الناس

بغیر علم واخذ العلم عن العوام الذین لایضبطون وفی الصحیحین عن ابن عمر رضہ قال سمعت رسول اللہ
یقول ان اللہ لایقبض العلم انتزاعا ینتزعہ ولکن یقبضہ بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ
الناس رؤساجہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ومن اخلاق الیہود والنصاری ایضا
اخذ العلم من الکتب والاعتماد علی الکتاب دون الروایۃ وقد روی فی الحدیث والآثار من وصف
ہذہ الامۃ فی التوراۃ ان جہابہم فی صدورہم روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسے رضہ
قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل کتبوا کتابا فاتبعوہ وترکوا التوراۃ وروی ابن ابی شیبۃ
عن ابن سیرین قال انما ضلت بنو اسرائیل بکتب ورثوہا عن اباءہم انتہی **قولہ صفحہ ۱۱**
بخلاف احادیث متفق علیہا بخاری ومسلم کہ آنہا نزد محدثین اہل اخبار مورخین متاخرین در اول
درجہ از احادیث دیگر کتب حدیث در حجیت گذشتہ چہ آن احادیث متفقہ مرفوعہ سوا رمتواتر ظنی
الدلالی ان قال پس فقہ آئمہ اربعہ راکہ بتواتر مخدوم شدہ گذاشتہ ودرپس منقولات مورخین
اہل اخبار واقوال واسناد ولسانی بی حجیت ایشان رفتہ برصرف قال رسول اللہ صلعم گفتہ ایشان
فریفتہ شدہ ظنیات را تقلید نمودن صریح حماقت وقبیح جہالت ونہایت ضلالت ست الخ
اقول اگر احادیث بخاری ومسلم وغیرہ ظنی ہین تو کل احتجاجات فقہا کے باطل ہونگی کیونکہ
اونکی سند مستقل کوئی نہین اپنے کتب احادیث سے سند لاتی ہین اورکہتی ہین ولنا ما رواہ
البخاری ومسلم اگر یہ احادیث ظنی ہین تو بدء الخلق کا حال اوراحوال بہشت دوزخ عقاب ثواب
متواتر فقہ سے بتاؤ کونسی فقہ کی کتاب مین دیکہہ کر تم ایمان لائے ہوا ورتصدیق حاصل کی
ہے کتب علم کلام اورمتکلمین کے اقوال سند ہونگی اس حمیت جاہلیت اورہٹ دہرمی کا
کیا علاج اگر خوف طوالت رسالہ کا نہوتا تو اس بحث کو پوری طرح بیان کرتا لکن ما قل وکفے
خیر مما کثر والہی سہ شرح این ہجران واین خون جگر۔ این زمان بگذار تا وقت دگر۔ **قولہ
صفحہ ۱۹** مقلد نزد اہل اصول وفقہ دو قسم است یکی عامی خالص دوم مقلد عالم مستدل مقلد عامی
برابر رائے خود کار بندشدن حرام است ومقلد عالم را برصواب دید ورائی خود برخلاف مذہب
رفتن جائز ست الخ ۱ **قول سہ** عدو ہون اور سکے دشمن کا موافق اوسکے ایمون کا +
ہماہ سے جسکو اپنی پاس بیٹہا و سے شیدا ہون ۔ یہ تو بعینہ مطلب ہمارا ہے کہ اہل نظر کو
برخلاف مذہب امام کے چلنا روا ہے لہذا سیکڑون فروع نیدیہ ہین کہ جنمین حنیفہ اونکے
موافق متبعین کے مخالف ہین ع آنچہ مردم می کنند بوزینہ ہم + نیل الاوطار کے ملاحظہ

لیس لہا اصل فی الاصول بل ہذا الکذب علی الرسول صلعم وقد رویناہ عن طریق البخاری وغیرہ
عن انس قال قال رسول اللہ صلعم من تعمد علی الکذب فلیتبوء مقعدہ من النار انتہی اور ویسے
ہی ہے کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرخی کا بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہدایہ کی اکثر باتیں
اور اسکی احادیث کا بلا اصل ہونا ثابت کرتا ہے قال فی تنبیہ الوسنان ان الحدیث مالم یثبت
لہ سند فی الاصول لا یصلح للتمسک والقبول فان موضوعات الزنادقۃ واہل البدع جاوزت مائۃ
الف من الاحادیث کما صرح بہ النقاد ولو وجدہ واحد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد
کیف واکثر متاخری فقہائنا الحنفیۃ من علماء ماوراء النہر والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثہم
التی یذکرونہا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث الجلیل الشان حتی صاحب الہدایۃ التی
علیہ مدار الحنفیۃ یظہر ذلک لمن راجع شرحہا الموسوم بفتح القدیر للشیخ کمال الدین ابن الہمام فانہ قد
بالغ فی حمایۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم ولم یتیسر لہ تخریج احادیث الہدایۃ فی اکثر المواضع لم یظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب
الہدایۃ ولم یظفر فی بعضہا بشیء اصلا انتہی ما فی تنبیہ الوسنان تفصیل اسکی یہ ہے کہ مسائل
اجتہادیہ مذہب حنفی جنمین بعض اقوال موافق ہین آیات اور احادیث صحیحین وغیرہما کے
سو انمین کلام نہین اور بعضے اقوال مخالف ہین صحیحین کے وہ تین قسم ہین ایک وہ جنکا
ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوا احادیث صحیحین کے دوسری وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ
ہین تیسری وہ جنکا کوئی اصل نہین فقط دلائل عقلیہ سے مقابل نصوص صحیحہ کے ہین وہ بالاتفاق
حجت نہین اور یہ قسم اخیر اکثر اور غالب ہدایہ مین ہین چنانچہ شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت
مین لکھا ہے سچ ہے تصحیح آئمہ حدیث کے نسبت تصحیح فقہا کی کیا وقعت رکھتی ہے
بیجا ہے بام یار سے دعوی ہمسری + اپنی ذرا بساط تو اے آسمان دیکھ + ممکن نہین کہ یون در
مقصد تجھے ملے + اس جنس کی تلاش مین اک اک دکان دیکھ + حافظ ابن قیم کتاب اغاثۃ
اللہفان کے ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ قرآن کریم اور حدیث کی سوا جو لوگون نے
کتابین بنائین ہین اور انکی تجویزین اور معقولات ہین جنمین وہ علوم ہین کہ جنپر اعتماد نہین خواہ
جہلی توہمات ہین کہ امر حق سے کچھ انکو مس نہین خواہ درست باتین ہین مگر انکو ان سے
کچھ فائدہ نہین بلکہ صرف تقلیدین اور تحریرین ہین تو اس قسم کی کتابین وغیرہ ایسے ہین جیسے
دبلی اونٹ کا گوشت سخت پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو کہ نہ جگہہ آسان ہے کہ کوئی اوپر چڑھ کر لے

اور نہ ہوتا ہے کہ کوئی نقل کرا دے اور جو کچھ کسی نے لکھا ہے وہ قرآن مجید اور حدیث
صحیح تقریر اور عمدہ تفسیر سے موجود ہے پس ونکے یہاں ایجاز کلام کے طوالت اور بناوٹ اور
وقت کو اور کچھ فائدہ نہیں انتہی ع الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل + جس اشیا کو امام صاحب
نے ناپسند سمجھا ہوگا اوسی بات کو متاخرین حنفیہ کر رہے ہیں اہلحدیث پر ناحق تہمتیں لگاتے
ہیں ع قد اصبحت ام الخیار تدعی + علی ذنبا کلہ لم اصنع + امام صاحب کی
نسبت خود صاحب نور الانوار نے بحث شرط اجتہاد مسئلہ المجتہد یخطی ویصیب میں طعن
اعتزال کا لکھا ہے - خدا کا جھوٹ بولنا اور وعید میں خلاف ورزی کر سکنا شرح عقائد
کے صفحہ ۳ میں ہے - انبیا علیہم السلام سے خطا کا سرزد ہونا مرقات ملا علی قاری اور شرح
فتوح الغیب شیخ عبد الحق اور اکثر کتب اصول حنفی مثل نور الانوار حسامی وغیرہ میں موجود ہے
ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے اگر تھوڑا سا پیشاب پانی میں ملجاوے تو
اوس سے وضو کرنا جائز ہے - قاضیخان مطبع نولکشوری کے صفحہ ۳۶ عالمگیری مطبوعہ رحیمی کے
صفحہ ۳۷۱ رد المحتار کے صفحہ ۱۳۰ میں لکھا ہے کہ پیشاب کے ساتھ مردار کی چمڑی پر قرآن لکھنا جائز
ہے نعوذ باللہ من ذلک در مختار باب المیاہ غایۃ الاوطار مطبع صدیقی کے صفحہ ۱ میں
لکھا ہے کہ کتے کو بغل میں لیکر نماز پڑھنے جائز ہے اور اوسی کتاب کے صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے کہ کتے کے
کھال کی جائے نماز اور ڈول بنانا جائز ہے طحطاوی باب المیاہ و کتاب الصید اور مینیہ میں
لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوتا ہے - بلا انزال دخول سے غسل واجب نہونا
در مختار کے صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے - در مختار میں کتاب الحظر والاباحۃ میں لکھا ہے کہ سور نے
کا دودھ بکری کے بچے کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودھ پاک ہے
فتاوی برہنہ او بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ عضو تناسل پر لیف حریر کر جماع کرنے
سے بدون انزال غسل واجب نہیں ہوتا قاضی خان کے صفحہ ۱ میں لکھا ہے کہ تسکین شہوت کے
لیئے مشت زنی جائز ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ کے صفحہ ۸۹ میں بھی یوں ہی
لکھا ہے مسند خوارزمی جو مسند ابو حنیفہ کر مشہور ہے اوسکی صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے کہ زمین اور
جسم اور کپڑا اسیطرح ناپاک نہیں ہوتے طحطاوی کے صفحہ ۴۵ میں لکھا ہے کہ چھت پر نجاست
پڑی ہے اور نہایت ہی تھوڑا پانی چل رہا ہے تو وہ پانی پاک ہے - طحطاوی کتاب النکاح
باب المحارم کے صفحہ ۲۰ مطبع کلکتہ میں لکھا ہے کہ قیامت میں نکاح محارم سے جائز ہوگا

سے مستقل ہے اور تعریف علم الیقینی کے اعتقاد مقلدین پر صادق نہین آسکتے گو کہ وہ اپنے آپ کو
بڑے اکابر افاضل سمجھتے ہین جسطرح اہل راے ہونیکا اہل علم سے اونپر ابد الآباد سے
صادر ہے ع جاہل کو تقدیر کی ہرگز رفو ہوتا نہین + سوزن تدبیر گو ساری عمر سیتی رہے
جو لوگ کہ قائل ختم اجتہاد کے ہین انپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفی شرح موطا کے
صفحہ ۱۲ مین بخوبی رد فرمایا ہے اور کہا کہ اجتہاد در ہر عصر فرض است بجہت آنکہ مسائل کثیر الوقوع
غیر محصور اند و معرفت احکام الہی در آنہا واجب و آنچہ مسطور و مدون شدہ است غیر کافی و
در آنہا اختلاف بسیار است کہ بدون رجوع بادلہ حل اختلاف آن نتوان کرد و طرق آن
تا مجتہدین غالبا منقطع پس بغیر عرض بر قواعد اجتہاد درست نیاید سالی ان قال و سادہ
لوحان زمان ما کہ ازین جانب بکلی معرض اند ناقہ صفت مہاری در بینی خود محکم کردہ اند نمیدانند
کہ کجا می روند کار ما با ایشان دیگر است و ایشان را بفہم این امور مکلف نتوان کرد ع
خلق اللہ للحروب رجالا + ورجالا لقصعة وثرید لیکن اجتہاد وہی ٹھیک ہوگا جو موافق سنت کے
ہو حافظ ابن قیم اغاثة اللہفان کے باب محبت کے بیان مین لکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ
عالم اور صحیح تر عقل اور راے اور خوبی معلوم کرنے مین وہ شخص ہے جسکی عقل و راے
اور قیاس موافق سنت کے ہوگی جیسے مجاہد فرماتے ہین کہ عبادت مین سے افضل عمدہ راے ہے
اور وہ اتباع سنت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے - ویری الذین اوتوا العلم الذی انزل الیک
من ربک ہو الحق - اور جن لوگون کے راے سنت کے مخالف ہے ایسے راے والون کو سلف
کے لوگ شبہ والے اور خواہشون والے کہا کرتے تھے اسلیئے کہ جو راے سنت کے مخالف ہے وہ جہل
ہے علم اور خواہش نفس ہے نہ دین لہذا ع جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضایع است + جز سر عشق
ہر چہ بخوانی بطالت است + سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق + علمیکہ راہ بحق ننماید جہالت است
قولہ صفحہ ۳۲ پس واجب گردید بر ما کہ دین ما از لسان و کتاب و مذہب ما بیان بگیریم کہ آن مذہب
تابعی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت است الخ **اقول** ع محال است سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پے مصطفے + اللہ تو فرماتا ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما
نہاکم عنہ فانتہوا اور حضرت کا امر قرآن اور حدیث کی اتباع اور صحابہ کی اقتدا کا
ہے مشکوة مین باب الاعتصام حدیث ابن مسعود من کان مستنا فلیستن بمن قد مات
اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ابو حنیفہ کا اسمین ذکر نہین ہے کہ یہ منجملہ اتحاد

ربا یا من دون اللہ سے (اماموں کو) فرض کر لیا ہے اور ایسی ہی یہودیت کا حال باری تعالی نے
سورہ آل عمران اور سورہ توبہ میں بیان فرمایا اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا
من دون اللہ میں تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوا تھا اور وہان کے باشندہ امام
مالک اور امام شافعی اور احمد بن حنبل ہیں امام صاحب تو کوفہ میں رہتے تھے جو ملک نجد میں
داخل ہے امام صاحب کی انتقال ہونے میں تو ساڑھی تیرا سو برس گذر چکے اونکی
لسان سے اخذ دین کیونکر ممکن ہے اور مقلد امام کا بننا کیونکر صحیح ہوگا کیونکہ اون سے تو
اونکا قول سنا نہیں اور نہ اونکی کوئی کتاب دیکھی پس بحسب فہم مخاطب ہمارے اپنی کو مقلد
اوس مولوی کا کہنا تھا جس سے سنا نہ امام کا بخاری و مسلم وغیرہ میں مروی ہے
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فليبلغ الشاهد الغائب وبلغوا عني ولو آية
ان دونوں حدیث اونکی سے بطلان کتب رای اور قیاس کا بخوبی ثابت ہے کیونکہ پیغمبر
خدا صرف رائی اور قیاس آئمہ کی پہنچانے کا حکم نہیں دیا کہ کوئی امام اوس رای اور تجویز سے
سکھے اوسکی تبلیغ بھی لازم ہے یا اوسکے انکار سے کفر یا فسق لازم آتا ہے حدیث مسلم
مشکوۃ میں کتاب الجہاد میں سلیمان بن بریدہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے امیر مجتہد کی نسبت فرمایا
اذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا
تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك
فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة
رسوله الحديث اس سے معلوم ہوا کہ رای اور قیاس سے انکار کرنا والیسیر کچھ الزام شرعی
عاید نہیں ہوتا میزان شعرانی کے صفحہ ۶۸ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک حدیث
ضعیف رای سے بہتر ہے اور محدث غیر محقق بھی ہو تو بہتر ہے اہل رای سے وكان ولده
عبد الله يقول سألت الامام احمد عن الرجل يكون في بلد لا يجد فيها الا صاحب حديث
لا يعرف صحيحه من سقيمه وصاحب رأي فمن يسأل منهما عن دينه فقال يسأل صاحب
الحديث ولا يسأل عن صاحب رأي انتهى وهكذا نقله السخاوي في شرح الالفية في
بحث حديث الحسن ایسے مقلد کو جو رائی اور قیاس کو نص پر ترجیح دے علماء محققین نے
ضال اور مضل لکھا ہے اور اوسکے ایمان کو لا یعبا بہ سمجھا ہے حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ
کے صفحہ ۱۹۵ جلد اول میں لکھا ہے واعلم ان بعضهم نقل عن الاشعري والقاضي الباقلاني الا انه

ابواسحق الاسفراینی وامام الحرمین والجمہور عدم صحۃ ایمان المقلد وانہ لایکفی التقلید فی العقائد الدینیۃ وبالغ بعضہم فیہ فحکی علیہ الاجماع وعزاہ ابن القصار لمالک وقال السنوسی فی شرح مقدمتہ ثم اختلف الجمہور القائلون بوجوب المعرفۃ فقال بعضہم المقلد مومن الا انہ عاص بترک المعرفۃ التی ینتجہا النظر الصحیح وقال بعضہم انہ مومن ولا یعصی الا اذا کان فیہ اہلیۃ لفہم النظر الصحیح وقال بعضہم المقلد لیس بمومن اصلا وقد انکرہ بعضہم وذہب غیر الجمہور الی ان النظر لیس بشرط فی صحت الایمان بل ولیس بواجب اصلا وانما ہو من شروط الکمال فقط وقد اختار ہذا القول الشیخ العارف بن ابی جمرۃ والقشیری وابن رشد وابو حامد الغزالی وجماعۃ انتہی۔

وقد مر عن القرطبی یوید ہذا وفی حاشیۃ المقری علی شرح السنوسیۃ وقال ابن عطیۃ فی تفسیرہ فی سورۃ البقرۃ عند قولہ تعالی اولو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون وقوۃ ہذہ الآیۃ تعطی ابطال التقلید واجتمعت الامۃ علی ابطالہ فی العقائد وقال الزمخشری لاضال اضل من المقلد وقال القہری ناقلا عن القاضی الباقلانی ان التقلید فی اصول الدین ممتنع انتہی میرے مخاطب شاکر کا قول ہی واجب گردید الخ کون قسم کا واجب مراد لیا ہے مسلم الثبوت مین لکھا ہے لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی علی ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر وغیرہ وزاد فی شرح المسلم فایجابہ تشریع جدید انتہی واجب شرعی تو ہرگز نہین بلکہ مباح قدر بھی نہین کیونکہ امور مباحات خطاب شارع سے ہوتی ہین۔ اور واجب عقلی کا عقل انسان عاقل کا تقلید پر مقتضی نہین۔ امام صاحب کا قول ہمکو اس قسم کے وجوب اخذ قول اپنی کا بتا دین۔ مسلم الثبوت کھول کر دیکھین لایحل لاحد ان یقول بقولنا مالم یعرف من این قلنا انتہی وکذا فی میزان الشعرانی تقلید عرفی اگر کوئی اچھی چیز ہوتی اور شرع نے اوسکو جائز رکھا ہوتا یا کسی امام مجتہد نے لوگونکے لئے ثابت رکھا ہوتا تو سب سے زیادہ تر مستحق اوسکے یہی متبعان دلیل ہے ع بلائین زلعت لیلی کین اگر لیتے توہم لیتے +

امام صاحب کی تابعی ہونے مین خصم کو موقع انکار ہے ثبوت اوسکا اصعب من خرط القتاد ہے اگر بالفرض بحسب زعم مخاطب تابعی ہے ہون تو ہمارا اسمین کیا حرج وجوب تقلید اونکے صرف تابعی ہونے سے لازم نہین آتی نور الانوار مسلم الثبوت وغیرہا مین لکھا ہے واما التابعی فان ظہرت فتواہ فی زمن الصحابۃ کشریح فیجب تقلیدہ وان لم تظہر فتواہ ولم یزاحمہم فی الرای کان مثل سائر آئمۃ الفتوی فلا یصح تقلیدہ اگر کہین کہ یہ حکم اوسکے حق مین ہے

جو عالم اہل نظر ہو تو ہم کہتے ہین کہ عامی کا کوئی مذہب ہی نہین بحر الرائق مین ترتیب صلوٰة
فوتی کے ذکر مین لکھا ہے العامی لا مذہب لہ فیاہی مذہب افتدے اجزاہ بلکہ عامی
تو مقلد اپنی مولوی کا ہوتا ہے کما فی المعالم تحت قولہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقة طائفة
لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وہکذا فی خاتمة
عقد الجید اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین باب القضا مین وجوب اتباع تقلید مذہب
معین کو بخوبی رد کیا ہے **قولہ صگ** احکام قرآن واحادیث کہ بما از زبان وقول آئمہ
مجتہدین اربعہ رسیدہ اند بذریعہ کتب مدونہ اصحاب شان رسیدہ کافی شافی اند جمیع فروعات
شرعیہ را بالتفصیل الخ **اقول** پہلے مخاطب نے کہا کہ پس واجب گردید برما کہ دین از لسان ابوحنیفہ
بگیریم اور یہان آئمہ اربعہ کا ذکر ہے کتب مدونہ مذہب آئمہ ثلثہ مین تو اون مسائلون کا بہی ذکر
ہے جو میرے مخاطب کا عقیدہ اون سے برخلاف ہے حنفیہ کا قول ہے کہ امام کے زمانہ
مین احادیث تدوین نہین ہوئی تہین مین کہتا ہون تو پہر اجتہاد امام نے کس سے کیا اور اگر جمع
تہین تو اون احادیث کو کون لیگیا کتب فقہ مین تو رواہ البخاری ورواہ مسلم والبیہقی والدار قطنی
والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ کا ذکر ہے رواہ ابوحنیفہ کا تو نام نشان ہی نہین یہ کیسی تقلید
ہے کہ امام کو چہوڑ کر مقلد اہل حدیث کی روایت مین ہوئی اگر ان لوگونکو احادیث کتب مدونہ
مذاہب اربعہ مین بالتفصیل ملتین تو احادیث کتب صحاح وغیرہ کو کاہی کو سند لاتے انصاف تو
یہ ہے کہ آئمہ اربعہ سے بلکہ اصحاب سے کئی احادیث مخفی رہین ہین میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ امام ابو
حنیفہ کو بہت حدیثین نہین پہونچی اسلئے اونکے مذہب مین قیاس زیادہ پایا جاتا ہے
ہکذا قال فی دراسات اللبیب صـ٢٣ ناقلا عن العلامة احمد بن عبد السلام نے کتاب رفع الملام
عن الائمة الاعلام - اور علامہ تفتازانی کا قول اوائل تلویح کے صـ مین مخاطب کو یاد رہے
صاحب تلویح اور توضیح فرماتے ہین للعلماء المجتہدین لم یتیسر لہم علم بعض الاحکام مدة حیاتہم
کابی حنیفة لم یدر الدہر للخطار فی الاجتہاد وکمالک سئل عن اربعین مسئلة فاجاب عن ست
وثلثین لا ادری لکہتے ہین کوفہ والون کو جسقدر حدیثین ملی ہین تو جابر جعفی کے وسیلہ سے
ملی ہین اور وہ نہایت کاذب تہا، ترمذی نے باب فضل الاذان مین لکہا ہے لولا جابر الجعفی
لکان اہل الکوفة بغیر حدیث ولولا حماد لکان اہل کوفة بغیر فقہ انتہے ایک عقدہ امام صاحب
کیطرف سے یہی یاد رہے کہ مشتغل بالفقہ کو نسیان حدیث کا غلبہ اور قصہ ضبط مین ہوتا ہے

چنانچہ خود صاحب نور الانوار مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے تو امام صاحب کے
حافظہ مین قصور تھا لہذا احتیاطاً انہون سے روایت حدیث کی کرنی ترک کر دی تصدیق اس امر کی ایک توقع
ردّ المختار شرح در المختار کے صفحہ ۶۴ جلد اول مین ملاحظہ کرو لہذا امام نے عام ارشاد فرما دیا کہ
اذا صح الحدیث فھو مذھبی کذا فی الشامی جلد اول صفحہ دوسرا یہ کہ اگر امام صاحب سم
محدث ہوتے تو امام محمد بن حسن جو شاگرد رشید انکی فقہ مین تھے تمام موطا مین روایت حدیث
کی امام مالک سے نہ لاتے معلوم ہوا کہ امام صاحب حدیث کو فن سے واقف نہ تھے طحاوی جو
سرگروہ حنفیہ کا ہے اور ابن الہمام یہ دونون بھی امام سے سند نہین لاتے یہہ فضیلت عظمیٰ
اہل حدیث کو حاصل ہی ہے ۵ ومنکران ستمنا علی الناس حق لہم + ولا ینکرون القول حین نقول
وکلمۃ اللہ ھی العلیا **قولہ صفحہ ۴۲** تقلید شخصی در اصول امام از قرن ثانی شروع شدہ کہ شاگردان
امام مقلدین امام در اصول بودند اگرچہ مخالفت در بعضے فروع با او نمودہ اند الخ **اقول** - اگر
قرن ثانی ہی سے حدوث بدعت تقلید شرع محمدی کو بھر کیا ہوا قیاس کا بانی سب سے اول شیطان ہوا
کما رواہ الدارمی عن ابن سیرین صفحہ ۳۶ وہکذا فی دراسات اللبیب صفحہ ۳۴۷ فاعلم ان الائمۃ
الطاہرین ہم یحرمون الرای والقیاس ولہذا لما دخل ابو حنیفۃ علی جعفر بن محمد علی ما حکاہ الشعرانی
فی اللواقح قال لہ بلغنی انک تقیس لا تقس فان اول من قاس ابلیس ہکذا قال المفسرون تحت
قولہ تعالیٰ سنی سورۃ الاعراف + خلقتنی من نار وخلقتہ من طین تو پھر بدعت تقلید کا
قرن ثالث سے شروع ہونا کچھ محل تعجب نہین حضرت عمر نے تراویح مین التزام اور ترویج دیگر
پڑھنے کو بدعت فرمایا ہے اور فتح الباری کے صفحہ ۹۳ مطبوعہ دہلی باب الاذان یوم الجمعۃ مین
لکھا ہے وروی ابن ابی شیبۃ من طریق ابن عمر قال الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ فیحتمل ان یکون
ذلک علی سبیل الانکار ویحتمل ان یرید انہ لم یکن فی زمن النبی صلعم وکل ما لم یکن فی زمنہ یسمی بدعۃ
لیکن بسبب خلاف سنت پر عمل تو حضرت ابو درداء اور انس بن مالک اور ابن مسعود کے وقت سے جاری
ہو گیا ہے چہ جا قرن ثانی اور ثالث وغیرہ کے ۵ مہ کئی غم سے کے سمت اور مین مغرب رنجکو
فرق دونون مین بہت سمت بدلنے سے پڑا + بخاری نے ام درداء سے روایت کیا ہے
کہا ابو درداء میرے پاس غضبناک آئے مینے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے انہون نے فرمایا کہ مین لوگون
مین آنحضرت صلعم کے دین کی کوئی بات نہین دیکھتا بجز اسکے کہ نماز اکٹھی پڑھتے ہین اور امام مالک
نے موطا مین اپنے چچا ابی سہیل بن مالک سے اور انہون نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جن چیز پر مینے

صحابہ رضم کو دیکھا ہے اوسمین سے اب کچھہ نہین دیکھتا بجز اذان دینے کے۔ اور دوسری
کہتے ہین کہ مین حضرت انس رضم کیخدمت مین دمشق مین گیا وہ رو رہے تھے مین نے کہا کہ
آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین نے جو چیزین دیکھی ہین انمین صرف یہ نماز بہی دیکھتا ہون
اور وہ بہی ضائع کردی گئی روایت کیا ہے اسکو بخاری نے اور دوسری لفظون مین یون
ہے کہ جو کچھہ مین نے رسول اللہ صلعم کے عہد مین جانا تھا اوسکو آج نجانا حافظ ابن قیم اغاثۃ
اللہفان کے باب سیزدہم مکائد شیطانی مین لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ہے
کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمپر فتنہ محیط ہوا ایسا فتنہ کہ بڑا اسمین بوڑہا ہو جاوے اور چھوٹا بڑا
ہو جاوے اور لوگونمین اسطرح رائج ہو کہ اسکو سنت ٹہرالین اس صورتمین ہم مرجاوین
بیشتر کہ سنت مفقود ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل جب خلاف سنت رائج ہو تو اوسکا
کچھ اعتبار نہین اور نہ اوسکے طرف کچھ التفات چاہیے انتہے اور دارمی کے صفحہ ۳۸ مین مروی
ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ابو موسے اشعری نے کہا یا ابا عبد الرحمن انی رایت فی المسجد انفا قوما
حلقا جلوسا ینتظرون الصلوۃ فی کل حلقۃ رجل و فی ایدیہم حصا فیقول کبروا مائۃ فیکبرون
مائۃ فیقول ہللوا مائۃ فیہللون مائۃ و یقول سبحوا مائۃ فیسبحون مائۃ قال فماذا قلت لہم
قال ما قلت لہم شیئا انتظار رایک او انتظار امرک قال افلا امرتہم ان یعدوا سیاتہم و ضمنت لہم
ان لا یضیع من حسناتہم ثم مضے و مضینا معہ حتے اتی حلقۃ من تلک الحلق فوقف علیہم فقال
ما ہذا الذی اراکم تصنعون قالوا یا ابا عبد الرحمن حصا نعد بہ التکبیر و التہلیل و التسبیح قال فعدوا
سیاتکم فانا ضامن ان لا یضیع من حسناتکم شیئے ویحکم یا امۃ محمد ما اسرع ہلکتکم ہولاء صحابۃ نبیکم
متوافرون و ہذہ ثیابہ لم تبل و انیتہ لم تکسر و الذے نفسی بیدہ انکم لعلے ملۃ ہی اہدی من ملۃ
محمد قالوا واللہ یا ابا عبد الرحمن ما اردنا الا الخیر قال وکم من مرید للخیر لن یصیبہ ان رسول اللہ
حدثنا ان قوما یقرؤن القران لا یجاوز تراقیہم وایم اللہ ما ادری لعل اکثرہم منکم ثم تولی عنہم
فقال عمرو بن سلمۃ رایناعامۃ اولئک الحلق یطاعنونا یوم النہروان مع الخوارج انتہے
مگر تحقیق یہ ہے کہ اصل حدوث بدعت تقلید زمانہ فشو کذب کے ہوئی وہ تین زمانے جنکو
آنحضرت نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ انمین مذہب تقلید نہ تہا کذب کو قرآن مین برابر
شرک کے رکہا ہے لہذا مقلدین پر اطلاق لفظ مشرکین کا اور تقلید پر اطلاق لفظ شرک کا
کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ یہی مقلد پیشہ ہین وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم

مشہر کرتے حدیث بخاری من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد۔ بخوبی یاد رہے
بڑی مصیبت دین مین پڑی ہے کہ مگراہی بھی انہین بعض حضرات مقلدین متعصبین کے
طفیل سے ہوتی ہے ؎ جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ٭ کون
رہبر بن سکے جب خضر بہکا نے لگے **قولہ** صفحہ ۳۶ وثانیہا قول النبی صلعم اتبعوا السواد الاعظم الخ
اقول یہ جو حدیث ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ مین آیا ہے کہ ان امتی لا تجتمع علی الضلالۃ فاذا رأیتم
اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم تو جسوقت پیغمبر خدا صلعم نے یہ فرمایا تہا اسوقت صحابہ کی جماعت
عظیم موجود تہے پہر اس جماعت کی پیروی چہوڑ کر امام صاحب کی جو اسّی برس پیچہے پیدا
ہوا تقلید کرنا صریح حکم رسول خدا صلعم کے خلاف ہوگا اور تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت وجماعت
سے نہوگا اہل مدینہ منورہ نے امام ابو حنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہان کے امام مالک تہے رح اور
اہل مکہ نے بہی اونکے خلاف کیا کیونکہ وہانکے امام امام شافعی رح تہے اسیطرح سارے
محدثین ارباب صحاح وغیرہ نے انکا خلاف کیا بلکہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد اونسے مخالف ہوگئے
پہر امام ابو حنیفہ کے تقلید کرنا سواد اعظم مکہ ومدینہ وغیرہما کے خلاف کرنا ہے حافظ ابن قیم
اغاثۃ اللہفان کے باب دسوین مین لکہتے ہین کہ رفیق نہ ہونے سے تنہائی سے نہ گہبرا جی
اور یہ کہنے نہ لگے کہ لوگ کہان گئے ہین تو انہین کی پیروی کرونگا اور اکثر لوگونکا یہی حال
ہے اور اسی حال نے سبکو تباہ کر دیا ہے پس سچا بصیرت والا وہ ہے جو ساتہی کے کم ہونے
یا بالکل نہ ہونے سے نہ گہبراوے بشرطیکہ دلمین رفاقت اوّل قافلہ کے سمجہتا ہو جنپر اللہ
تعالی نے انعام کیا ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین کو جو عمدہ رفیق
ہین اپنا ساتہی جانتا ہو جیسا کہ فرمایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا کیونکہ راہ طلب مین آدمی کا اکیلا ہونا دلیل
سچی طلب کی ہے۔ اسحق بن راہویہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچہا انہون نے اوس کا
جواب دیا سائل نے اونسے کہا کہ آپکے بہائی امام احمد بن حنبل بہی اسمین آپ ہی کے موافق
فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ مجکو گمان نہ تہا کہ کوئی اسبات مین میری موافقت کرے گا
غرضکہ بعد ظاہر ہونے صواب کے موافق کے نہونے سے نہ گہبراوے اسلئے کہ امر حق جب
ظاہر ہو یا ہر ہو جاتا ہے تو کسی دلیل کا محتاج نہین رہتا جو اوسکے حق ہونے کی شہادت
دے اور دل حق کو ایسا دیکہتا ہے جیسے آنکہ آفتاب کو دیکہتی ہے تو آفتاب نکلنے پر آنکہ

کہ اوسکا کی ضرورت نہین ہوتی کہ اسکے نکلنے پر کوئی شہادت دے اور موافق ہو اور ابو شامہ
عبدالرحمن بن اسمعیل نے کتاب الحوادث والبدع مین کیا خوب کہا ہے کہ جہان جماعت کے
ساتھ رہنے کا حکم ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ حق بات کا ساتھی اور پیرو ہو گو اوس پر چلنے والے
تہوڑے ہون اور مخالف بہت اسلئے کہ حق وہ ہے جسپر پہلے جماعت آنحضرت صلعم کے عہد
مبارک اور صحابہ کی تہے اور اونکے بعد جو باطل والے بہت ہو گئے ہون اونکا کچھ اعتبار نہین
عمر بن میمون ازدی سے فرماتے ہین کہ مین حضرت معاذ بن جبل کے ساتھ یمن مین ہوا اور جبتک
کہ شام مین اونکو دفن کیا تب تک اون سے علحدہ نہوا پہر انکی وفات کے بعد سب لوگون سے زیادہ
تر فقیہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ رہا اونسے مینے سنا کہ فرماتے تہے کہ جماعت مین
رہنا لازم پکڑو اسلئے کہ اللہ تعالے کا ہاتھ جماعت پر ہے پہر مینے اونکو ایک روز یون فرماتے
سنا کہ عنقریب تمپر ایسے حاکم ہونگے کہ نماز کو اوسکے وقت سے ٹالینگے پس تم وقت پر پڑھ لینا کہ فرض
ادا ہو جاویگا پہر اونکے ساتھ پہر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جاینگے مین نے عرض کیا کہ
اے اصحاب محمد صلعم مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے
مین نے کہا کہ آپ مجکو جماعت کیلئے حکم فرماتے ہین اور اوسپر ترغیب دیتے ہین پہر یہ فرماتی ہین
کہ نماز تنہا پڑھ لینا وہ فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ پڑہنا وہ نفل ہوگی اونہون نے فرمایا اے
عمرو بن میمون مین تجکو گمان کرتا تہا کہ اس گانو کے لوگون مین تو بڑا سمجھدار ہے تجکو معلوم ہے
کہ جماعت کیا ہے مین نے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ تمام آدمیون نے جماعت
کو چہوڑ دیا ہے جماعت وہ ہے جو حق کے موافق ہو گو اکیلا ہی ہو۔ نعیم بن حماد کہتے ہین کہ
اس سے غرض یہ ہے کہ جب جماعت بگڑ جاوے تو تجکو وہی طریق اختیار کرنا چاہئے
جسپر جماعت کے لوگ بگڑنے سے پیشتر تہے گو تو اکیلا ہے ہو کہ اس صورت مین تو ہی جماعت
ہوگا اور حسن البصری فرماتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ سنت
درمیان دشمن اور دوستکے ہے یعنی سنت پر چلنے والیکے اکثر لوگ دشمن ہو جاتے ہین
اور اسپر ستم کیا کرتے ہین۔ پس خداتعالی تمپر رحم کرے طریق سنت پر صبر کرو اس لئے
کہ اہل سنت پہلے زمانہ مین بہی کمتر تہے اور آیندہ بہی کمتر رہینگے وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ
آسودہ لوگونکی آسودگی مین شریک ہوئے اور نہ بدعتیون کی بدعت مین اور اپنی طریق سنت پر
مر گئے یہانتک کہ اپنے پروردگار سے ملے تو اسیطرح انشاء اللہ تعالی تم بہی ہو جاؤ اور محمد بن اسلم

طوسی جنکے امامت پر اتفاق ہے اپنے وقت مین سب سے زیادہ تابع سنت اُنہے سے کر فرماتے ہین کہ جو سنت مجھکو آنحضرت صلعم سے پہونچی اوسپر مین نے عمل کیا اور اسبات کا حریص ہوا کہ خانہ کعبہ کا طواف سوار ہوکر کرون کہ یہ سنت بھی ادا ہوجاوے مگر مجھکو کرنے نہ دیا اور اونکے عہد مین کسی عالم سے سوال کیا گیا کہ سواد اعظم یعنے بڑا گروہ کیا ہے جسکے باب مین حدیث شریف مین یہ حکم ہے کہ جب لوگ اختلاف کرین تو تم بڑے گروہ لازم پکڑو تو عالم نے فرمایا محمد بن اسلم طوسی بڑا گروہ ہے انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف اقل کا مقابلہ اکثر مین معتبر ہے جیساکہ نور الانوار تلویح بحث اجماع اور شرح وقایہ کتاب القضا مین موجود ہے حق بجانب واحد ہوتا ہے فئۃ قلیلہ کے جابجا تعریف قرآن کریم مین وارد ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ وقلیل ما ھم۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ ~~سے~~ اجماع وہ نہین ہے جو تمہاری مراد ہے + ورنہ تو حق بلشکر ابن زیاد ہے + قولہ صفحہ ۱۲ مقلدین مذاہب اربعہ ہی اہل سنت وجماعت شاہ ولی اللہ وابن تیمیہ وغیرہما منصوص کردہ الخ اقول لفظ اہل سنت وجماعت مرکب ہے آل اور سنت اور جماعت سے تو معنے اسکا طریقہ رسول و طریقہ صحابہ والا ہے حضرت پیر کا قول غنیۃ الطالبین سے آپکو یاد رہے السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلعم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم انتہی۔ اس مدعا کے تائید پر حنفیہ کے معتبر اصول کی کتاب توضیح سے یہ بات بھی ہے کہ مخاطب ثالث اور اوسکے اعوان اخوان الشیاطین کو یاد رہے صاحب توضیح صفحہ ۲۶ کے باب مین لکھا ہے المراد بالامۃ المطلقۃ اہل السنۃ والجماعۃ وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول دون اہل البدع انتہی ملا علی قاری شرح فقہ اکبر کے صفحہ مین لکھا ہے وفی روایۃ علیکم بالسواد الاعظم وعن سفیان لو ان فقیہا واحدا علی راس جبل لکان ہو الجماعۃ ومعناہ انہ حینئذ تنہا قائم بالجماعۃ فکانہ جماعۃ ومنہ قولہ تعالی ان ابراھیم کان امۃ انتہی میرے مخاطب جیسے تقلید بتد عین اہل سنت وجماعت مین داخل نہین جنکی نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ نے اہل سنت وجماعت لکھا ہے وہ متبع سنت تہے نہ مبتدع اہل انصاف غور کرکے دیکھین کہ منکر فرض قطعی پرلے درجہ کا کافر ہے جیسے جو فرض قطعی ہے اوس سے میرے مخاطب کا اشد انکار ہے۔ او[illegible] لائق قتال کے ہی۔ ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ سے قتال شروع کیا اور اونکی رائے کو قتال مین حضرت عمر نے پسند فرمایا کما رواہ مسلم فی کتاب الایمان بخاری نے جو کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین وقتالہم باب من قتل من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ مین لکھا ہے اوسمین [illegible]

جو منکر سنت کا یا تارک سنت صحیحہ ثابتہ غیر منسوخہ کا ہو اوسکو اصحاب حضرت صلعم کے خارجی اور ضمیت کہتے تھے فتح الباری کتاب الصوم باب الحائض تقضے الصوم دون الصلوۃ مین لکھا ہے کہ سنت پر اعتراض کرنا شیوہ خوارج کا ہے اور حضرت عائشہ رضہ نے ایک عورت کو جو سنت سے ناواقف تھی اور دائی کو دخل دیتی تھی فرمایا احرورية انت رواہ البخاری نے کتاب الحیض اور مسلم مین مروی ہے کعب بن عجرہ سے کہ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ہذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما ۔ تو بہر حال اہل سنت وجماعت وہی ہین جو تابع سنت کے ہین نہ اہل بدعت ۔ **قولہ صلعم** غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت ظاہر باہر اند الخ

اقول جہلاء ملت نسوان امت اسیر لسے رائے گرفتار قیاس اتنا نہین سمجھتے کہ دین کو تو رسول کریم صلعم لائے تھے نہ امام صاحب غیر مقلدین تو اتباع رسول خدا صلعم کے کر رہے ہین اور اہل حدیث آل رسول ہین ؎ اہل الحدیث ہم اہل النبی وان + لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا + اہل حدیث کی نسبت کیدانی جیسونکے اقوال پسند کر کے اپنی عاقبت خراب نکرین ۔ طحطاوی نے درمختار کے شرح مین کتاب الذبائح مین اس فرقہ اور سلف کے کتابونکے حق مین جو کچھ کہا ہے اوسے بغور پڑھین ۔ فانقلت ما وقوفک علی انک علی صراط مستقیم وکل واحد من ہذہ الفرق یدعی انہ علیہ قلت لیس بالادعاء والتشبث باستعمال الوہم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جہابذۃ ہذہ الصنعۃ وعلماء اہل الحدیث الذین جمعوا الصحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ صلعم واقوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ واقوال الصحابۃ والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہم باحسان مثل امام البخاری ومسلم وغیرہما من الثقات المشہورین الذین اتفق اہل المشرق والمغرب علی صحۃ ما اوردوا فی کتبہم من امور النبی صلعم واصحابہ ثم بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بہدیہم واقتفے اثرہم واہتدی بسیرہم فی الاصول والفروع فیحکم بانہ من الذین ہم ہم وہذا ہو الفارق بین الحق والباطل والممیز بین من ہو علی صراط مستقیم وبین من ہم علی سبیل الذی علی یمینہ وشمالہ انتہے اس عبارت سے جواب ادعاء حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین صاف صریح البطلان ہے صراط مستقیم اور عدم صراط مستقیم پر ہونا اپنا سا نچہ اس فضیلت عظمی عمل بالحدیث کے معلوم کرنا چاہیے ورنہ مجرد دعوے کچھ کام نہین آتا ؎ بحرف وصوت میسر نگردد آنچہ دادند بیبین اسیر قفس طوطیان گویا را + ناظرین اور سامعین سے عرض ہے کہ مولوی عبدالحی

کا انصاف اپنی توالیف مین اور طحطاوی کی مدح سے گرا اور حضرت شاہ جیلان علیہ الرحمۃ
والغفران کی علامات کو دیکھین اور سوچین کہ اہلحدیث کس درجہ کے لوگ ہین ۔ حضرت پیر کا
فرمان یہ ہے غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۹۸ مین لکھا ہے واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون
بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الاثر الی ان قال کل ذالک عصبیۃ وغیاظ لاہل السنۃ
ولا اسم لہم الا اسم واحد وہو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بہم ما لقبہم اہل البدع (یا النجدی
والوہابی وغیرہما) کما لا یلتصق بالنبی صلعم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا شاعرا مجنونا مفتونا کاہنا ولم یکن
اسمہ عند اللہ وعند الملائکۃ وعند الانس والجن وسائر خلقہ الا رسولا نبیا بریا من العاہات کلہا
قال اللہ تعالیٰ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا انتہی
ف اہل ابتداع کا حال ہے حمالۃ الحطب کا + تبت یدا سزا ہے ایسے ابی لہب کا

قولہ صفحہ ۲۵ درزمانہ نوح بن عصمہ کہ قرن ثانی تابعین ست مذہب امام باین کثرت
متبوع ومقبول خلایق آن زمان شدہ بود کہ ہمہ خلق اللہ از تلاوت قرآن مجید مشغول بآن فقہ
ومذہب شدہ بودند وبعضے خلق اللہ را حاجت ترغیب دادن بتلاوت قرآن بوضع حدیث افتادہ الخ

اقول میرے مخاطب ٹھاکر جیسے حنفی خود ہی درپے بدنامی اپنے مذہب کے ہو رہے ہین اس
قصے سے تو معلوم ہوا کہ بعض حنفیوں کے قرآن سے اعراض کرنیکے اور فقہ کیطرف مشغول
ہونیکی عادت قدیمی ہے جیسا کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین لوگون نے اپنے دین اور کتاب کا
علم چھوڑ کر سحر کا کام شروع کیا چنانچہ فرمایا واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان
الآیۃ لہذا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح صفحہ ۲۳ مین لکھا ف العلم ما قال فیہ حدثنا
وما سواہ وسوسۃ الشیاطین + علاوہ یہ کہ حنفیہ کو جب علم حدیث سے واقفیت نہین ہوتی
تو ترغیب ترہیب مین فضائل اعمال کے مثل فرقہ کرامیہ کے وضعی حدیثین بہی بنا لیتے
ہین کیونکہ اصل علوم حدیث سے تو تقلید کے مارے ہوئے واقف نہین ہوتے ف
گوسالہ سامری چہ داند + رمز ارنی ولن ترانی + منجملہ ان وضاعین کذابین دجالین
سے میرے مخاطب کٹ ملا ہین جو احادیث وضعیہ تقبیل ابہامین اور وضعہا علی العینین
عند الشہادتین مین بمصداق حدیث مسلم یکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث
بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم الحدیث لایا ہے جنکے حدیثین تقبیل ابہامین لکھی ہین ساری محض
بے اصل اور واہیات اور موضوعات ہین جلال الدین سیوطی نے تیسیر المقال مین

فرمایا ہے ان الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمه صلعم عن المؤذن فی کلمة الشہادة کلہا موضوعات انتہیٰ اور موضوعات ملا علی قاری میں ہے لا اصل لہا هکذا فی موضوعات ابن طاہر صاحب مجمع البحار وعلامة الشوکانی اہل حدیث ضعیف کی نسبت لا اصل لہ نہیں کہتے کیونکہ ضعیف کا تو اصل ثابت ہوتا ہے مگر راوی میں کلام ہوتی ہے اور موضوع حدیث کی نسبت لا اصل لہ کہتے ہیں کیونکہ اسکا کوئی اصل ثابت نہیں اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنے فتوے تقبیل العینین میں فرمایا ہے کہ تقبیل عینین اگر سنت بیان کریں سے تو حدیث ہاتھ کیونکہ حدیث صحیح اسباب میں آئمہ اربعہ و محدثین کبار سے ثبوت پائی گئی مگر تو مقلد امام کے ہاں درست اسباب کا ثبوت لاؤ اور اگر اون سے اسکا ثبوت نہیں پایا جاتا تو حنفی مذہب ہمیشہ ناقص و ناتمام ہے۔ اور جو حدیث علی کی مقاصد حسنہ میں فردوس دیلمی سے نقل کی ہے اوس حدیث میں راوی مجہول ہیں یعنے حال ثقہ ہونا اونکا معلوم نہیں تو روایت راوی مجہول کے اہل اصول کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اور فردوس دیلمی میں واہیات اور موضوعات تودۂ تودۂ مذکور ہیں کما قال الشاہ عبد العزیز فی بستان المحدثین ص وخیر الامور ما کان سنة + وشر الامور المحدثات البدائع +

قولہ ص شہادت ثالث نیز باید شنید شاہ عبد العزیز صاحب در بستان المحدثین بر ص۱۱ آوردہ کہ ابن حزم در جای گفتہ کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست آوردہ الخ **اقول** وہل افسد الدین الا الملوک + واحبار سوء ورہبانہا شاہ صاحب کتاب مذکور میں فرماتے ہیں کہ این دو مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و امتیاز گرفتہ امر مذہب امام ابو حنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست آوردہ از طرف او قضاۃ می رفتند پس بر ہر قاضی شرط می کرد کہ عمل و حکم بر مذہب ابو حنیفہ نماید تا آخر قصہ اس عبارت سے تو معلوم ہوا کہ مذہب امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کی حکومت کے طفیل مروج ہوا نہ باعتبار خوبی اور خوش اسلوبی کے ص عز الدین لاہوری چہ ناکرد بر زندیدرا اولیا کرد + حضرت صلعم اور اونکے اصحاب وقت فیصلہ شریعت یا بین المتخاصمین کے کبھی ایسے شرط نہیں کی خود امام صاحب رح نے کسیکو احد الفریقین متخاصمین سے بابت نہیں کہ کسی بات کہ فیصلہ تقلیدی کی ہو کہ اولا مرا مذہب قبول کرلے پہر میں تیرا فیصلہ کرونگا یہ شرط صحیح نہیں کیونکہ یہ تو قسم اکراہ کا ہے جو شرعا ممنوع ہے وہ اختیارات ابو یوسفی

اگر میرے مخاطب جیسونکو ملتی تو یہ بہی سب لوگونپر شرط التزام مذہب حنفیت کا کرلیتے اور
اہل قرآن اور حدیث کو ارض اللہ مین اجرا سنت کا نکرنے دیتے ع گر بہ مسکین گر پر داشتے
تخم گنجشک ازجہان بر داشتے + این دو شاخ گاو گر خر داشتے + ہیچ کس را زندہ خود نگذاشتے
امام ابو یوسف نے تو مخالف مذہب حنفی کو نہ وہابی بنایا تہا نہ غیر مقلد کیونکہ دراصل اوسوقت
مین نہ عوام اور نہ خواص مین تقلید اور تعیین مذہب معین کے نہتی جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب
بستان المحدثین مین لکہا ہے اور شاہ ولی اللہ عقد الجید مین لکہا ہے قال عز الدین بن
عبد السلام لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقلید بمذہب معین ولا انکار
علی احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب و متعصبوہا من المقلدین انتہے قولہ صف ۴۶
این اجرب المجربات ست کہ ہر ذی عزت خواہ معزز از جہت علم شدہ باشد یا از جہت دنیا
وقتیکہ غیر مقلد شدہ در حق مذاہب امام و مسائل مذہب او بدگوئی شروع نمود فی الحال و فی الفور
آنرا خدا تعالی بے عزت دارین و رسوائی الکونین سازد الخ ا قول اس فقرہ کا تو امام صاحب
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین یہ عقیدہ ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک
رؤف رحیم اور جیسا کہ صحیح بخاری کے شرح فتح الباری صف ۲۷ کتاب العلم حدیث الدین
النصیحۃ للہ و رسولہ و لائمۃ المسلمین مین لکہا ہے و من جملۃ آئمۃ المسلمین آئمۃ الاجتہاد
و نفع لہم بث علومہم و نشر مناقبہم و تحسین الظن بہم انتہے بلکہ جو آئمہ متقدمین کی نسبت
بغیر حقیقت حکایت جرح و تعدیل کی اور اہانت کرے تو اوسکی حدیث غیر منظور ہے مقدمہ
مسلم مین لکہا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا دعوا حدیث عمرو بن ثابت فانہ کان یسب السلف
انتہے ۔ مگر اتنا مخاطب ہمارا کو یاد رہے یہ آپکا کہنا بے عزت دارین و رسوائی الکونین
بسازد یہ قول مشابہ اہل مکہ کے ہے جو باری تعالی فرماتا ہے ان نقول الا اعتراک بعض
الہتنا بسوء انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہے ہین اللہ کے
سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل
رواہ البخاری شعرانی رح نے کتاب منن کبرے مین لکہا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ ابو بکر صدیق سم مسموم مرے حضرت عمر رض مقتول ہوئے ابو لولوہ غلام مغیرہ نے ایک
خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے حضرت عثمان رض اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرأۃ

کرتے تھے اونکو گہیر کر تیتر مارے وہ ممبر سے بیہوش ہوکر گرے اسیطرح اور لوگونپر
اتنے پتھر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گہر مین اٹھا لائے جب مرگئے
تو اوسی جامۂ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کر دیا حضرت علی ابن ابی طالب رضہ
مقتول مرے عبدالرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ اُنکی پیشانی پر ماری اسکو
پکڑ لیا اور بعد موت علی رضہ کے قتل کیا حضرت امام حسن بن علی کو اونکی بی بی جعدہ بنت
اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تہا بعد وفات کے جب
سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم تکن نرضاک للحسن افنرضاک لانفسنا وہ خسرت
دنیا والآخرہ ہوگئی امام حسین رضہ انکا قصہ پرغصہ ایک دفتر ہے جسکا خلاصہ کتاب
سر الشہادتین مین لکہا ہے یہ کربلا مین ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے شہید ہوئے
کہتے ہین کہ اوس واقعہ مین دس ھزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت
بغیر زوج حاملہ ہوگئین اور ایک ہزار گواریان خراب کی گئین حضرت عبداللہ بن زبیر
رضہ مکہ مین مقتول ہوئے انکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹک رہے
اونکے سر کو پہرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے وڈہا دیا۔ حضرت امام زین العابدین
مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے اسیطرح جعفر صادق اسیطرح محمد باقر
اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلا دیا حضرت عمر بن عبد العزیز
مسموم مارے گئے حضرت جنید رضہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی
تہی لکن وہ متستر بفقہ ہوکر روپوش ہوگئے حالانکہ بڑے جلیل العلم تہے امام ابو حامد
غزالی پر فتوے تکفیر کا دیا تہا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا تہا پہر اللہ نے
غزالی کی ایسی مدد کی کہ وہ کتاب آب زر سے لکہی گئی منجملہ مکفرین کے ایک قاضی عیاض
دوسرے ابن رشید شیخ محی الدین بن عربی و عمر بن فارض پر اب تک لوگ انکار کرتے
ہین اور تکفیر و تضلیل سے پیش آتے ہین محن آئمہ مجتہدین کی کتب مناقب آئمہ
مین مفصل مذکور ہین امام ابو حنیفہ رضہ کو عدم قبول منصب قضا پر ضرب و حبس کیا تہا
امام مالک کا ہاتھ بسبب عدم فتوے طلاق مکرہ ضرب خلیفہ ابو جعفر منصور سے
ٹوٹ گیا تہا یہانتک کہ ہاتھ چہوڑکر نماز پڑہتے تہے۔ امام شافعی پر محن آئے امام احمد کو
بسبب انکار خلق قرآن کے سخت تکلیف ضرب و حبس کی دی گئی امام بخاری

صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا انہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال کیا قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئی تہی مسئلہ خلق قرآن پر ایک خلق کو سزا قتل وقید وضرب دی گئی امام نسائی صاحب سنن کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نہ کرنے پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے چہوٹے انہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ کرلیا مرزا مظہر جانجان نا تہت جماعت نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے مکہ معظمہ مین جو کچہ تکالیف کفار قریش نے حضرت کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین بیانتک کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پای مبارک کو مجروح کیا تہا

ــہ نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی + بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانی + الحاصل علماء دین پر غالبًا بسبب حق گوئی وحق پرستی و اظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقائد خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین فساق وفجار ہمیشہ اعداء علماء رہتی ہین اور جہلا علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رای اہل حدیث کے باغض ہین اور سب وشتم اہل حدیث سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے اوسکا جواب وسزا ای بعد آنکہہ بند کرنیکے اللہ سے پاوینگے بــہ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت + کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور اہانت محدثین کے علماء حنفیہ نے کفر ٹہرایا ہے اور ارتداد قرار دیا ہے صاحب خلاصہ کیدانی نے اشارہ بالسبابہ کے مسئلہ مین اہانت اہل حدیث کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین لکہا ہے کہ یہی کافی ہے واسطے تکفیر کیدانی کے حالانکہ مذہب امام صاحب کا سنیت اشارت پر ہے کما رواہ محمد فی الموطاء کیدانی جیسونکی نسبت دراسات اللبیب کے صــ مین لکہا ہے کہ امام مہدی کے ساتھ پہلے مقلدین لوگ قتال کرینگے اور آخر لاچار ہوکر مطیع حکم ہونگو بالجملہ فہم قرآن اور تدبر معنی ہر آیت سے لائق اسکو مضمون نکالنے کی کئی حجاب ہین منجملہ اون کے ایک یہ ہے کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا مقلد ہوگیا اور اوسکے دل مین اوسکی بابت جم گئی اور اگرچہ معنی خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ بابت تیرے دل مین کیسی گذری یہ تو مخالف عقاید اکابر تیرے کے ہے وہ اس معنی

احتراز کرتا ہے اسلیئے امام غزالی وغیرہ نے صوفیہ کرام سے کہا ہے کہ علم حجاب اکبر ہے
مراد اس علم سے علم عقاید تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ علم حقیقی جو کشف و نور بصیرت
کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے اور منجملہ اون حجابون سے ایک یہ حجاب ہے کہ کوئی
تفسیر ظاہر پڑہ لی ہو اور یہ اعتقاد کرے کہ مثلا جو کچھ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا وہی
درست ہے سوا اوسکے اور کچھ معنی نہین ہین تو یہ بہی ایک پردہ ہے کیونکہ تفسیر کیلیئے مدارج
ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو بسند صحیح پہر وہ تفسیر ہے جو صحابہ مفسرین
سے ماثور ہے پہر وہ تفسیر جسپر لغت عرب شاہد ہے اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر
و فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفسیر مین معتمد تفسیر وہ ہے جو بخاری نے
اپنی صحیح مین اوس سے روایت کی ہے معہذا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتی ہین اور
بعض مین نہین ملتے اسلیئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر یا مذہب مین سے ایک حجاب ہے دلیر
طالب علم آخرت کی بلکہ جس امام و عالم و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب اور سنت
ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو خلاف اوسکے ہو قابل رد ہے کالای بدبر لیش خاوند
اسلیئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لی جاوے سوا رسول خدا صلعم کوئی نہین گو
کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکہتا ہو مسئلہ رد تقلید مین علمار متبحرین سے طرح طرح
کے رسالے اور صحیفے مطبوع ہو چکے ہین دراسات اللبیب مولفہ شیخ معین اور کتاب
ایقاظ ہمم اولی الابصار للاقتدا بسید المہاجرین والانصار وغیرہا کا تصحیح الجات
اس مسئلہ کے ہین۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ

تمہاری کی ہے ہمنے خیر خواہی — اگر سمجھو تمہین کو ہے بہلائی
... مین ذلت سے بچو گو — اور ہر عقبے مین رنج سے رہ
... بدعت کو چہوڑ دو — اگر کچھ خوف ہے تمکو خدا کا
... حکم پیمبر — مقرر جانو ہے اسمین برائی
... فیصل ہو — خدا نے مہر ہے دلپر لگائی